بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۖ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ

مختصر اور جامع تفسیری نکات

خلاصہ قرآن

Summary of Qur'an

Part - 6

English - Urdu

حافظ محمد ابوبکر سجاد علوی (خطیب لندن)

Telephone: +44 7853099327

www.hafizsajjad.com

پارہ – 6

قرآن مجید کا چھٹا پارہ سورہ النساء کی آیات 148 تا 176 اور سورۃ المائدہ کی پہلی 82 آیات پر مشتمل ہے۔

اہم تفسیری نکات

پہلا رکوع: لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ۔۔۔ (النساء۔148)

رکوع کے تفسیری موضوعات:

اس رکوع کا **پہلا حصہ** پانچویں پارے کے آخر میں گذر چکا ہے جس میں منافقین کی بداعمالیاں، منافق کی نماز، ایمان میں تذبذب اور کنفیوژن، توبہ، اصلاح، دین پر استقامت، اخلاص، ایمان و شکر کا ذکر کیا گیا تھا: مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ۔

اس رکوع کے **دوسرے حصے** یعنی چھٹے پارے کا آغاز **اصلاح معاشرہ کے اصول** سے شروع ہوتا ہے، **شکایت** کی اہمیت، مظلوم کی پکار کی اہمیت، تطہیر معاشرہ کا اسلامی اصول: تزکیہ نفس و تزکیہ معاشرہ یعنی انفرادی و اجتماعی اصلاح، پر اعتماد ماحول کیلئے فرد اور نظم دونوں کی اصلاح ضروری ہے، اللہ کے وسیع علم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ تمہارا ہر عمل اللہ کی نظر میں ہے، بھلائی کا اظہار کرو یا پوشیدہ رکھو، یا کسی کی غلطی معاف کرو سب اللہ کے علم میں ہے، مسلمانوں کو اعلیٰ ترین اخلاق اپنانے کی تعلیم، برائیوں سے در گزر کرنے والا، متحمل مزاج، حلیم، بردبار اور وسیع الظرف ہونا چاہئے۔ منافقین کو منفی پروپیگنڈے سے روکا گیا اور جزوی ایمان (نومن ببعض ونکفر ببعض) کی مذمت بیان کی گئی۔ تمام رسولوں کا ادب واحترام اور ان پر ایمان ضروری ہے، مسلمان رسولوں کے درمیان تفریق نہیں کرتے یعنی ان کو ایک دوسرے سے الگ نہیں سمجھتے۔ رکوع کے آخر میں اللہ کے دو اسماء حسنیٰ غفور اور رحیم کا ذکر ہے۔

شکایت کی اہمیت

مظلوم کی پکار کی اہمیّت

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا۔ (النساء۔148)

اللہ اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ کوئی کسی کو علانیہ برا کہے مگر وہ جو مظلوم ہو اور اللہ بڑا سننے والا، بڑا جاننے والا ہے۔

Victim’s Complain!

Allah does not like negative thoughts to be voiced—except by those who have been wronged. Allah is All-Hearing, All-Knowing. (4:148)

مظلوم کو فریاد کا حق ہے۔

ان آیات میں اصلاح معاشرہ کا قرآنی اصول مربیانہ انداز اپناتے ہوئے بیان کیا گیا۔

پہلی آیت اور دوسری آیت میں دنیا سے ظلم وستم کے مٹانے کے سلسلے میں اصولی ہدایات دی گئیں ہیں۔یہ ہدایات ترغیب و ترہیب کے انداز میں دراصل اسلام کا ایک قانون ہے جس میں ایک طرف تو اس کی اجازت دی گئی ہے کہ جس شخص پر کوئی ظلم کرے تو مظلوم کو اپنے اوپر ہونے والے ظلم کی شکایت، یا عدالتی چارہ جوئی کی اجازت ہے، جو عین عدل وانصاف کا تقاضا اور انسداد جرائم کا ایک ذریعہ ہے لیکن اس کے ساتھ ایک قید بھی قرآن میں دوسری جگہ سورۃ نحل کی آیت میں مذکور ہے: وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ماعوقبتم بہ ولئن صبرتم لھو خیر للصابرین۔ یعنی اگر کوئی شخص تم پر ظلم کرے تو تم بھی اس سے ظلم کا بدلہ لے سکتے ہو، مگر شرط یہ ہے کہ جتنا ظلم وتعدی اس نے کیا ہے بدلہ میں اس سے زیادتی نہ ہونے پائے، ورنہ تم ظالم ہو جاؤ گے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ ظلم کے جواب میں ظلم کی اجازت نہیں بلکہ ظلم کا بدلہ انصاف سے ہی لیا جاسکتا ہے، اسی کے ساتھ یہ بھی ہدایت ہے کہ بدلہ لینا اگرچہ جائز ہے مگر صبر کرنا اور درگذر کردینا بھی اعلیٰ درجہ کی اخلاقی صفات ہیں۔

مسلمانوں کو اعلیٰ ترین اخلاقی اقدار اپنانے کی تعلیم

اللہ ہر ظاہر وباطن نیکی کو جانتے ہیں

اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا۔

اگر تم کسی نیکی کو اعلانیہ کرو یا پوشیدہ کسی برائی سے درگزر کرو یقیناً اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور قدرت والا ہے۔النساء۔149

Whether you reveal or conceal a good or pardon an evil—surely Allah is Ever-Pardoning, Most Capable. (4:149)

حدیث: حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: صدقے اور خیرات سے کسی کا مال گھٹتا نہیں۔ عفوودر گذر کرنے اور معاف کر دینے سے اللہ تعالیٰ اور عزت بڑھاتا ہے اور جو شخص اللہ کے حکم سے تواضع، فروتنی اور عاجزی اختیار کرے اللہ اس کا مرتبہ اور توقیر مزید بڑھادیتا ہے۔(مسلم)

تمام رسولوں کا ادب واحترام اوران پر ایمان ضروری ہے

حدیث: حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اذا سلّمتم علیّ فسلّمو علی المرسلین فانا رسول من المرسلین۔ جب تم مجھ پر سلام بھیجو تو تمام رسولوں پر بھی سلام بھیجو کیونکہ میں بھی رسولوں میں سے ایک رسول ہوں۔

Hadith: When you send Salam on me, send Salam on all the Messengers, for I am one of the Messengers. (Ibn Jarir)

تمام انبیاء ایک ہی دین کے علمبردار ہیں

دوسرا رکوع: يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا۔۔۔ (النساء۔153)

رکوع کے تفسیری موضوعات:

اس رکوع میں عقائد کی خرابی اور توہین انبیاء میں مبتلا لوگوں کو حقیقت کا آئینہ دکھایا گیا، محسوس معجزات کا مطالبہ (ارنااللہ جھرۃ)، بعض اہل کتاب کی بداعمالیاں اور اللہ کی رحمت سے دوری کے اسباب، حکم سبت کی خلاف ورزی، عہد شکنی، احکامات الٰہی کی خلاف ورزی، آیات الٰہی کی تکذیب، قتل وتوہین انبیاء، دلوں کا غلاف (قلوبنا غلف)، ہدایت قبول کرنے میں ہچکچاہٹ، حضرت عیسیٰؑ اور امّ عیسیٰؑ کے بارے میں اسلامی عقائد وتصورات کی وضاحت، مریمؑ کی عظمت وعفت کا بیان، ان پر تہمت کی تردید، عیسیٰؑ کا رفع آسمانی (بل رفع اللہ الیہ)، سود خوری، دوسروں کا مال ناحق کھانا (واکلھم اموال الناس بالباطل) دنیا پرستی، حلال و حرام کا احترام، اہل کتاب کے اہل علم (الرّاسخون فی العلم) کی تعریف، ایمان دار لوگوں کی تعریف اور ان کیلئے اجر عظیم کا وعدہ۔

محسوس معجزات کا مطالبہ

احکامات الٰہی کی خلاف ورزی

حکم سبت کی خلاف ورزی، عہد شکنی، آیات الٰہی کی تکذیب، قتل وتوہین انبیاء

بعض اہل کتاب کی ان بداعمالیوں کا بیان ہورہاہے جن کی وجہ سے وہ اللہ کی رحمت سے دور کردیئے گئے:

1۔اولاًان کی عہد شکنی تھی کہ جو وعدے انہوں نے اللہ سے کئے ان پر قائم نہ رہے۔

2۔دوسرے اللہ کی آیتوں یعنی حجت ودلیل اور نبیوں کے معجزوں سے انکار۔

3-تیسرے بلاوجہ،ناحق انبیاء کرام کا قتل اوران کی توہین۔

4۔چوتھاان کا یہ خیال اور قول کہ ہمارے دل غلافوں میں ہیں یعنی پردے میں ہیں،

اگلی دوآیات میں مزید دوگناہوں کاذکر ہے:

5۔حضرت مریمؑ پر تہمت وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا۔(النساء۔156)

6۔عیسیٰؑ کو نعوذ باللہ قتل کرنے کا دعویٰ۔وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ۔۔(النساء۔157)

ان کے ان مندرجہ بالاگناہوں کے نتیجے میں فرمایاگیاکہ اب ان کے دل انکار وسرکشی اور کمی ایمان پر ہی رہیں گے۔

عیسیٰؑ کا آسمان پر اٹھایاجانا

وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ۔

حالانکہ فی الواقع انہوں نے نہ اس کو قتل کیانہ صلیب پر چڑھایابلکہ معاملہ ان کے لیے مشتبہ کردیاگیا۔النساء۔157

But they neither killed nor crucified him—it was only made to appear so.

بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا۔

بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی طرف اٹھالیااوراللہ زبردست حکمت والاہے۔النساء۔158

Rather, Allah raised him up to Himself. And Allah is Almighty, All-Wise.

This is an established view that a conspiracy was made to kill Jesus, Allah made the main culprit who betrayed Jesus look exactly like Jesus, then he was crucified in Jesus' place. Jesus was raised safe and sound to the heavens. We as Muslims also believe in the second coming of Jesus (PBUH).

یہ اس معاملہ کی اصل حقیقت ہے جو اللہ تعالٰی نے بتائی ہے۔اس میں جزم اور صراحت کے ساتھ جو چیز بتائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ حضرت مسیحؑ کو قتل کرنے کی ناپاک سازش کامیاب نہیں ہوئی اور یہ کہ اللہ تعالٰی نے ان کو اپنی طرف اٹھالیا۔اب رہا یہ سوال کہ اٹھالینے کی کیفیت کیا تھی، تو اس کے متعلق کوئی تفصیل قرآن میں نہیں بتائی گئی۔

یہ آیت نص صریح ہے اس بات پر کہ اللہ تعالٰی نے اپنی قدرت کاملہ سے حضرت عیسیٰؑ کو زندہ آسمان پر اٹھالیا تھا۔متواتر احادیث سے بھی یہ بات ثابت ہے۔ان احادیث میں آسمان پر اٹھائے جانے کے علاوہ قیامت کے قریب ان کے نزول کا اور دیگر بہت سی باتوں کا بھی تذکرہ ہے۔

اہل کتاب کے ایماندار لوگوں کی تعریف

لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِى الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِؕ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا۔ (النساء۔162)

لیکن ان میں سے جو پختہ علم رکھنے والے ہیں اور ایماندار ہیں وہ سب اُس تعلیم پر ایمان لاتے ہیں جو آپ کی طرف نازل کیا اور جو آپ سے پہلے نازل ہوا اور نمازوں کو قائم رکھنے والے ہیں اور زکوۃ کے ادا کرنے والے ہیں اور اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والے ہیں یہ ہیں جنہیں ہم بہت بڑے اجر عطا فرمائیں گے۔النساء۔162

Praise for the pious among People of Scripture!

But those of them well-grounded in knowledge, the faithful ˹who˺ believe in what has been revealed to you ˹O Prophet˺ and what was revealed before you—˹especially˺ those who establish prayer—and those who pay Zakaat and believe in Allah and the Last Day, to these ˹people˺ We will grant a great reward. (4:162)

تیسرا رکوع: اِنَّاۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ كَمَاۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰى نُوْحٍ--- (النساء۔163)

رکوع کے تفسیری موضوعات:

تمام انبیاء ایک ہی دین اور پیغام کے علمبردار، تعداد انبیاء: کل کتنے انبیاء اور رسول بھیجے گئے؟ شہرت اور ناموری کے بغیر نیک کام کرتے رہو، بعثت انبیاء اتمام حجت کیلئے تھی، تمام انسانیت کو خطاب (یاایھاالناس قد جاء کم الرّسول بالحق)، دین میں غلو نہ کرو (لا تغلو فی دینکم)، دین کی معتدل تعلیمات، رواداری، تحمل کی اقدار کا فروغ، مبالغہ آرائی، انتہاپسندی سے اجتناب، دین و دنیا دونوں میں اعتدال، تشدد فی الدین کی وجوہات، امت مسلمہ میں غلو اور اس کے اسباب، اللہ کی طرف غلط باتیں منسوب نہ کرو (ولا تقولو علی اللہ الّا الحق)، عیسیٰؑ محض اللہ کے رسول تھے، عیسیٰؑ کے کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہونے کا مطلب، درس توحید کا اعادہ (انما اللہ الٰہ واحد)، کارسازی کیلئے اللہ کافی ہے (وکفیٰ باللہ وکیلا)۔

تمام انبیاءؑ ایک ہی دین اور پیغام کے علمبردار،

اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا۔ (النساء۔163)

اے محمدؐ! ہم نے تمہاری طرف اُسی طرح وحی بھیجی ہے جس طرح نوحؑ اور اس کے بعد کے پیغمبروں کی طرف بھیجی تھی ہم نے ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ، یعقوبؑ اور اولاد یعقوبؑ، عیسیٰؑ، ایوبؑ، یونسؑ، ہارونؑ اور سلیمانؑ کی طرف وحی بھیجی ہم نے داؤدؑ کو زبور دی۔(النساء۔163)

Indeed, We have sent revelation to you ˹O Prophet˺ as We sent revelation to Noah and the prophets after him. We also sent revelation to Abraham, Ishmael, Isaac, Jacob, and his descendants, ˹as well as˺ Jesus, Job, Jonah, Aaron, and Solomon. And to David We gave the Psalms. (4:163)

This emphasizes that Prophet Muhammad (peace be on him) did not introduce new religion and that his essential message was no different from the earlier revelations. What Muhammad (peace be on him) expounded was the same truth which had previously been expounded by the earlier Prophets in various parts of the world and at different periods of time.

اس آیت سے یہ بتانا مقصود ہے کہ محمد ﷺ کوئی انوکھی چیز لے کر نہیں آئے ہیں جو پہلے نہ آئی ہو۔ان کا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ میں دنیا میں پہلی مرتبہ ایک نئی چیز پیش کر رہا ہوں۔بلکہ دراصل ان کو بھی اسی ایک منبع علم سے ہدایت ملی ہے جس سے تمام پچھلے انبیاء کو ہدایت ملتی رہی ہے،اور وہ بھی اسی ایک صداقت و حقیقت کو پیش کر رہے ہیں جسے دنیا کے مختلف گوشوں میں پیدا ہونے والے پیغمبر ہمیشہ سے پیش کرتے چلے آئے ہیں۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

الْاَنْبِیَاء اِخْوَةٌ لعلاّتٍ اُمَّهٰتُهُمْ شَتّٰى وَدِیْنهم وَاحِدٌ۔۔

تمام انبیاء آپس میں علاتی بھائیوں کی طرح ہیں اگرچہ انکی مائیں مختلف ہیں مگر دین سب کا ایک ہی ہے۔(بخاری و مسلم)

Hadith: The Prophets are like paternal brothers; their mothers are different, but their religion is one. (Bukhari, Muslim)

تعداد انبیاء: کل کتنے انبیاءؑ اور رسولؐ بھیجے گئے؟

وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۗ۔۔۔ (النساء۔164)

اور بہت سے پیغمبر ہیں جن کے حالات ہم تم سے پیشتر بیان کر چکے ہیں اور بہت سے پیغمبر ہیں جن کے حالات تم سے بیان نہیں کئے۔النساء۔164

There are messengers whose stories We have told you already and others We have not. And to Moses Allah spoke directly.

جن نبیوں اور رسولوں کے اسمائے گرامی اور ان کے واقعات قرآن کریم میں بیان کیے گئے ہیں ان کی تعداد 24 یا 25 ہے۔

جن انبیاء و رسل کے نام اور واقعات قرآن میں بیان نہیں کئے گئے،ان کی تعداد کتنی ہے؟ ایک حدیث میں ایک لاکھ 24 ہزار اور ایک حدیث میں 8 ہزار تعداد بتلائی گئی ہے۔

حدیث: حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا،اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء بھیجے ہیں جن میں سے تین سو تیرہ اصحاب شریعت رسول تھے۔(قرطبی)

آپ سے پہلے کتنے نبی آئے؟ان کی صحیح تعداداللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔بالآخر یہ سلسلہ نبوت حضرت محمد ﷺ پر ختم فرمادیا گیا

۔

شہـــرت اور ناموری کے بغیـــر نیک کام کرتے رہو

اس آیت میں یہ سبق دیا گیا کہ ایک مسلمان کو مصنوعی شہرت کے پیچھے نہیں پڑھنا چاہئے۔ہمیں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ کامیابی کیلئے ضروری نہیں کہ انسان کا نام ہو اور تاریخ میں اس کے تذکرے ہوں۔بہت سے انبیائے کرام ایسے بھی گذرے ہیں جن کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا حالانکہ وہ دنیا و آخرت میں اعلیٰ درجے کے کامیاب ہیں۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:ورسلاً لم نقصصھم علیک۔اور بہت سے رسول ایسے ہیں جن کے واقعات ہم نے آپ کو نہیں سنائے۔(النساء۔164)لہٰذا اپنے تذکرے اور نام کی پرواہ کئے بغیر کام کرتے رہیں۔

قرآن مجید میں دوسرے مقام پر جھوٹی شہرت اور جھوٹی تعـــریف کی مذمت بھی بیان کی گئی۔فرمایا گیا:

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَ لِيْمٌ۔ (آل عمران۔188)

وہ لوگ جو اپنے مصنوعی اعمال پر خوش ہیں اور چاہتے ہیں کہ جو کام انہوں نے نہیں کیے ان پر بھی ان کی تعریف وستائش کی جائے۔آپ انہیں ہر گز عذاب سے نجات پانے والا نہ سمجھیں،ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔(آل عمران۔188)

اس آیت میں ایسے لوگوں کے لئے سخت وعـیـد ہے جو اپنے کارناموں پر خوش ہی نہیں ہوتے بلکہ چاہتے ہیں کہ ان کے کھاتے میں وہ کارنامے بھی درج یا ظاہر کئے جائیں جو انہوں نے نہیں کئے ہوتے۔یہ بیماری جس طرح عہد رسالت کے بعض لوگوں میں تھی جن کیلئے اس آیت کا نزول ہوا،اسی طرح آج بھی جھوٹی شہرت کے طلبگار،جاہ پسند قسم کے لوگوں اور پروپیگنڈے کے ذریعے سے بننے والے لیڈروں میں یہ بیماری عام ہے،چاہے وہ سیاسی رہنما ہوں یا مذہبی رہنما مثلاً وہ اپنی تعریف میں یہ سننا چاہتے ہیں کہ وہ قوم کے ساتھ بڑے مخلص ہیں،بڑے متقی ہیں،دیندار اور پارسا ہیں خادم دین ہیں،حامی شرع متین ہیں،مصلح و مزکی ہیں،حالانکہ حقیقت میں وہ کچھ بھی نہیں یا وہ اپنے حق میں یہ ڈھنڈورا پٹوانا چاہتے ہیں کہ فلاں سیاسی لیڈر بڑے ایثار پیشہ،مخلص اور دیانت دار رہنما ہیں اور انہوں نے قوم و ملت کی بڑی خدمت کی ہے۔حالانکہ معاملہ اس کے برعکس ہے۔آج کے سوشل میڈیا کے دور میں یہ بیماری اور بھی بڑھ چکی ہے۔

اللہ سبحانہ تعالیٰ کا ایک صفاتی نام الشکور بھی ہے یعنی وہ قـدردان ذات ہے۔وہ اپنے بندوں کی قدر کرتا ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ اپنے بندے کی قدردانی اور حوصلہ افزائی فرماتے ہیں۔اللہ تعالیٰ بعض دفعہ اپنے بندے کے تھوڑے عمل پر بھی

راضی ہوجاتے ہیں اوراس کی بخشش فرمادیتے ہیں۔اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی حوصلہ افزائی کیلئے اس کوایک نیکی کرنے پرکم ازکم دس نیکیوں کااجروثواب عطافرماتے ہیں،یہی نہیں بلکہ نیک اعمال کرنے پرگناہ بھی معاف فرماتے ہیں۔یقین رکھیئے! وہ قدردان ذات آپ کی محنت اورکام کودیکھ رہی ہے،لہذااسی سے اجرکی امیدرکھیں دنیاوالوں کی جھوٹی تعریف کے پیچھے نہ پڑھیں۔

بعثت انبیاءؑ اتمام حجت کیلئے تھی

رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ ۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا۔ (مائدہ۔165)

یہ سارے رسول خوش خبری دینے والے اورڈرانے والے بناکربھیجے گئے تھے تاکہ اُن کومبعوث کردینے کے بعدلوگوں کے پاس اللہ کے مقابلہ میں کوئی حجت نہ رہےاوراللہ بہرحال غالب رہنے والااورحکیم ودانا ہے۔

No excuse after coming of Prophets!

Messengers who gave good news as well as warning, that mankind, after (the coming) of the messengers, should have no excuse before Allah: For Allah is Exalted in Power, Wise. (4:165)

God's purpose in sending the Prophets was to establish His plea against mankind. God did not want criminals/sinners to have any basis on which to plead that their actions were done in ignorance. Prophets were therefore sent to all parts of the world, and many Scriptures were revealed. These Prophets communicated knowledge of the Truth to large sections of people and left behind Scriptures which have guided human beings in all ages. If anyone falls a prey to error, in spite of all this, the blame does not lie with God or the Prophets. The blame lies rather with those who have spurned God's message even after having received it, and with those who knew the Truth but failed to enlighten others e.g., those did not do Da'wah work.

تمام پیغمبروں کے بھیجنے کا مقصد یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نوعِ انسانی پر اتمام حجت کرنا چاہتا تھا، تاکہ آخری عدالت کے موقع پر کوئی گمراہ مجرم اس کے سامنے یہ عذر پیش نہ کر سکے کہ ہم ناواقف تھے اور آپ نے ہمیں حقیقت حال سے آگاہ کرنے کا کوئی انتظام نہیں کیا تھا۔ اسی غرض کے لیے اللہ نے دنیا کے مختلف گوشوں میں پیغمبر بھیجے اور کتابیں نازل کیں۔ ان پیغمبروں نے انسانوں تک حقیقت کا علم پہنچا دیا اور اپنے پیچھے کتابیں چھوڑ گئے جن میں سے کوئی نہ کوئی کتاب انسانوں کی رہنمائی کے لیے ہر زمانہ میں موجود رہی ہے۔ اب اگر کوئی شخص گمراہ ہوتا ہے تو اس کا الزام اللہ پر اور اس کے پیغمبروں پر عائد نہیں ہوتا بلکہ یا تو خود اس شخص پر عائد ہوتا ہے کہ اس تک پیغام پہنچا اور اس نے قبول نہیں کیا، یا ان لوگوں پر عائد ہوتا ہے جن کو ہدایت کا راستہ معلوم تھا مگر انہوں نے اللہ کے بندوں کو گمراہی میں مبتلا دیکھا تو انہیں آگاہ نہ کیا یعنی دعوت و تبلیغ کا کام نہیں کیا۔

تمام انسانیت کو خطاب

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۔ (النساء۔170)

اے لوگو! تمہارے پاس پروردگار کی طرف سے رسول حق لے کر آگیا ہے۔ لہٰذا اس پر ایمان لے آؤ اسی میں تمہاری بھلائی ہے اور اگر انکار کروگے تو جان لو کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ کا ہے اور اللہ علم والا اور حکمت والا ہے۔ النساء۔170

O Mankind! The Messenger has certainly come to you with the truth from your Lord, so believe for your own good. But if you disbelieve, then ˹know that˺ to Allah belongs whatever is in the heavens and the earth. And Allah is All-Knowing, All-Wise.

دین میں غلو نہ کرو

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِىْ دِيْنِكُمْ۔۔۔ (النساء۔171)

! اے اہل کتاب: اپنے دین میں حد سے تجاوز نہ کرو۔

Don’t go extreme in faith!

O People of Divine Scriptures! Do not go to extremes regarding your faith. (4:171)

غلو کے معنی ہیں کسی چیز کی تائید وحمایت میں حد سے گزر جانا۔ یہ آیت عیسیٰؑ کی شخصیت کے بارے میں افراط و تفریط سے متعلق ہے۔ کیونکہ بعض لوگ مسیح کی عقیدت و محبت میں حد سے گذر گئے جبکہ دوسرے لوگ مسیح کے انکار اور مخالفت میں حد سے گزر گئے۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اہل کتاب کو دین میں غلو سے منع فرمایا ہے۔

حدیث: نبی اکرم ﷺ نے بھی اس غلو کے پیش نظر اپنے بارے میں اپنی امت کو متنبہ فرمایا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا:

لاتطرونی کما اطرت النصاریٰ عیسیٰ ابن مریم! فانما انا عبدہ، فقولوا؛ عبد اللہ ورسولہ۔

تم مجھے اس طرح حد سے نہ بڑھانا جس طرح نصاریٰ نے عیسیٰؑ بن مریم علیہ السلام کو مرتبے میں بڑھایا، میں تو صرف اللہ کا بندہ ہوں، پس تم مجھے اس کا بندہ اور رسول ہی کہنا۔ (بخاری)

اس سے معلوم ہوا کہ غلو فی الدّین وہ تباہ کن چیز ہے جس نے پچھلی امتوں کے دین کو دین ہی کے نام پر برباد کر دیا۔ اسی لئے ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنی امت کو اس وباء عظیم سے بچانے کے لئے مکمل طور پر متنبہ فرمایا۔

یہ آیت اگرچہ اہل کتاب کے بارے میں ہے تاہم اس آیت کا حکم عام ہے اور اس کا مدعا یہ ہے کہ دین میں حد سے تجاوز درست نہیں۔ دین میں اعتدال، رواداری اور تحمل جیسی اقدار کو اپنانے کی تاکید کرتے ہوئے افراط و تفریط سے بچنے کی تلقین کی گئی۔ بدقسمتی سے کچھ لوگوں نے دین اسلام میں خود ساختہ تاویلات کر کے دین کو عمل کیلئے مشکل اور پیچیدہ بنا دیا۔ ایسے لوگ اللہ کے ہاں خود جوابدہ ہونگے۔ ہمیں بحیثیت مسلمان دین میں غلو، اور انتہا پسندی سے بچنا چاہیے۔ ہمارا دین جو توازن اور معتدل تعلیمات پر مبنی ہے اس پر عمل کرنا چاہئے۔

حدیث: حج کے موقع پر رسول اللہؐ نے رمی جمرات کے لئے حضرت عبداللہ بن عباس کو فرمایا کہ آپ کے لئے کنکریاں جمع کر لائیں، انہوں نے متوسط قسم کی کنکریاں پیش کر دیں، آپ نے ان کو بہت پسند فرما کر دو مرتبہ فرمایا: بمثلھن، بمثلھن یعنی ایسی ہی متوسط کنکریوں سے جمرات پر رمی کرنا چاہئے۔ پھر فرمایا: یعنی غلو فی الدین سے بچتے رہو کیونکہ تم سے پہلی امتیں غلو فی الدین ہی کی وجہ سے ہلاک و برباد ہوئیں۔

غلو فی الدین کے حوالے سے یہ حدیث بڑی اہم ہے۔ اس حدیث سے چند اہم مسائل معلوم ہوتے ہیں:

1۔ اول یہ کہ حج میں جو کنکریاں جمرات پر پھینکی جاتی ہیں، ان کی حد مسنون یہ ہے کہ وہ متوسط ہوں، نہ بہت چھوٹی ہوں نہ بہت بڑی، بڑے بڑے پتھر اٹھا کر پھینکنا غلو فی الدین میں داخل ہے۔

2۔دوسرے یہ معلوم ہوا کہ ہر چیز کی ایک شرعی حد مقرر ہے جو رسول کریم ﷺ نے اپنے قول و عمل سے متعین فرمادی ہے، اس سے تجاوز کرنا غلو ہے۔

3۔ تیسرے یہ واضح ہو گیا کہ غلو فی الدین کی تعریف یہ ہے کہ کسی کام میں اس کی حد مسنون سے تجاوز کیا جائے۔

دین و دنیا میں اعتدال

رسول کریم ﷺ نے اپنے قول و عمل سے دین و دنیا کی حدود متعین فرمادی ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا حکم دیا۔ فرائض کی پابندی اور حرام سے بچنے کی تاکید فرمائی۔ آپؐ نے نکاح اور فیملی لائف کو اپنی سنت قرار دیا اور اس کی ترغیب دی، تربیت اولاد کے فوائد اور درجات بتلائے۔ اہل و عیال کے ساتھ حسن معاشرت اور ان کے حقوق کی ادائیگی کو فرض قرار دیا۔ اپنی اور ان کی ضروریات کے لئے کسب معاش کو فریضہ بعد الفریضہ فرمایا۔ تجارت، زراعت، صنعت، حرفت اور مزدوری کی لوگوں کو تاکید فرمائی، دعوت دین اور اقامت دین کو فریضہ نبوت قرار دے کر امّت کو اس فریضہ کی ادائیگی کا حکم دیا۔ باقی مذاہب نے دین کی عادلانہ، متوازن اور متوسط تعلیمات کو بھلا کر غلو فی الدین میں مبتلا ہو گئے۔ افسوس کہ امت مسلمہ بھی اس غلو اور دین میں افراط و تفریط سے محفوظ نہ رہ سکی جس میں دوسری امتیں مبتلا ہوئیں۔ حدیث مبارکہ کے اندر آتا ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ جس طرح ایک جوتا دوسرے جوتے کے برابر ہوتا ہے، بالکل اسی طرح تم پچھلی امتوں کی پیروی کروگے یعنی ان کے قدم بہ قدم چلوگے۔

امت مسلمہ میں غلو فی الدین کی دو اہم وجوہات

رسول کریم ﷺ کی اعتدال کی تعلیمات اور تاکیدات کے باجود آج امت مسلمہ اسی غلو فی الدین اور تشدّد فی الدین کا شکار ہے، جس کی دو بڑی وجوہات ہیں:

1۔ پہلی وجہ: غلو فی الدین کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ کچھ لوگوں نے یہ نظریہ بنالیا ہے کہ علماء اور آئمہ دین کوئی چیز نہیں، کتاب اللہ ہمارے لئے کافی ہے، جیسے وہ اللہ کی کتاب کو سمجھتے ہیں ہم بھی سمجھ سکتے ہیں، هم رجال ونحن رجال۔ یعنی وہ بھی انسان ہیں ہم بھی انسان ہیں۔ حالانکہ اگر صرف کتاب بغیر معلم کے کافی ہوتی تو اللہ تعالیٰ کو یہ قدرت تھی کہ کتاب کو براہ راست تمام انسانوں تک پہنچادیتا، رسول کو معلم بنا کر بھیجنے کی ضرورت نہ تھی۔

2۔ دوسری وجہ: دوسری طرف مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد اس مرض میں مبتلا ہو گئی کہ اندھا دھند جس کو چاہا اپنا مقتداء اور پیشوا بنالیا، پھر ان کی اندھی تقلید شروع کردی، نہ یہ معلوم کہ جس کو ہم مقتداء اور پیشواء بنا رہے ہیں یہ علم و عمل اور اصلاح

وتقوٰی کے معیار پر صحیح بھی اترتا ہے یا نہیں؟اور نہ پھر اس طرف کوئی دھیان کیا کہ جو تعلیم یہ دے رہا ہے وہ قرآن وسنت کے خلاف تو نہیں؟

ان دو بڑی وجوہات کی وجہ سے امّت مسلمہ میں غلوفی الدین اور تشدّد فی الدین کی بیماری پیدا ہوئی۔

اسلام نے غلو سے بچا کر ان دونوں کے درمیان طریقہ کار یہ بتلایا کہ قرآن وحدیث کو معیار بناؤ،رجال اللہ کو کتاب اللہ سے پہچانو،یعنی قرآن وسنت کی تعلیمات کے ذریعہ پہلے ان لوگوں کو پہچانو جو کتاب وسنت کا علم رکھتے ہیں اور ان کی زندگی کتاب وسنت کے رنگ میں رنگی ہوئی ہے پھر ان کے ساتھ مل کر دعوت دین اور اقامت دین کا کام کرو۔فرقہ واریت سے پرہیز کرو،اختلافی مسائل میں اعتدال کی راہ اپناؤ۔دین میں غلو سے بچنے کا یہی نسخہ کیمیاء ہے۔

اللہ کی طرف غلط باتیں منسوب نہ کرو

وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ۔۔۔ (النساء۔171)

اور اللہ کی طرف حق کے سوا کوئی بات منسوب نہ کرو۔

Say nothing about Allah except the truth. (4:171)

عیسیٰؑ محض اللہ کے رسول تھے

The reality of Jesus (PBUH)

عیسیٰؑ کے کلمۃ اللہ ہونے کا کیا مطلب ہے؟

وَكَلِمَتُهٗ: عیسیٰ علیہ اسلام اللہ کا کلمہ تھے۔اس کا کیا مطلب ہے؟

بعض نے فرمایا کہ کلمۃ اللہ،بشارۃ اللہ کے معنی میں ہے اور مراد اس سے حضرت عیسیٰؑ ہیں،اللہ جل شانہ،نے فرشتوں کے ذریعے حضرت مریمؑ کو حضرت عیسیٰ کی جو بشارت دی تھی اس میں کلمہ کا لفظ استعمال کیا گیا ہے: اذ قالت الملکۃ یا مریم ان اللہ یبشرک بکلمۃ۔۔

عیسیٰؑ کے روح اللہ ہونے کا مطلب کیا ہے؟

وَرُوْحٌ مِّنْهُ: بعض نے فرمایا عرف کا قاعدہ یہ ہے کہ جب کسی شئے کی طہارت اور پاکیزگی کو بیان کرنا ہوتا ہے تو مبالغہ کے لئے اس پر روح کا اطلاق کر دیا جاتا ہے،حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش میں چونکہ کسی باپ کے نطفہ کا دخل نہیں تھا اور وہ صرف اللہ

تعالیٰ کے ارادہ اور کلمہ کن کا نتیجہ تھے، اس لئے اپنی طہارت و نظافت میں درجہ کمال کو پہنچے ہوئے تھے، اسی وجہ سے عرف کے محاورہ کے مطابق ان کو روح اللہ کہا گیا اور اللہ کی طرف نسبت ان کی تعظیم و تشریف کے لئے ہے، جس طرح مساجد کی تعظیم کے لئے ان کی نسبت اللہ کی طرف کر دی جاتی ہے مساجد اللہ، یا کعبہ کی نسبت اللہ کی طرف کر کے کعبۃ اللہ یا بیت اللہ کہا جاتا ہے، یا کسی اطاعت شعار بندہ کی نسبت اللہ کی طرف کر کے عبد اللہ کہا جاتا ہے، چنانچہ سورۃ بنی اسرائیل میں حضور اکرم ﷺ کے لئے یہ صیغہ استعمال کیا گیا ہے اسریٰ بعبدہ۔۔

درس توحید کا اعادہ

چوتھا رکوع: لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ۔۔۔ (النساء۔172)

رکوع کے تفسیری موضوعات:

عیسیٰؑ اللہ کے بندے تھے اور خود انہیں اللہ کی بندگی سے انکار بھی نہیں تھا، انبیاء، فرشتے، نیک لوگ اللہ کی بندگی پر فخر محسوس کرتے ہیں، ایمان و عمل صالح والوں کیلئے پورا اجر اور اللہ کا فضل، نبی اکرمؐ عالم گیر دعوت کے داعی تھے (یا ایھا الناس قد جاء کم برھان من ربکم)، برھان اور نور، قرآن نور مبین ہے، وراثت کے ضمنی مسائل، عصبہ اور کلالہ کی وضاحت، کلالہ (لاوارث شخص) کی وراثت کے مسائل، سورۃ النساء کا اختتام۔

ایمان و عمل صالح والوں کیلئے پورا اجر

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَ يَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۔ (النساء۔173)

تو جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے وہ ان کو ان کا پورا بدلا دے گا اور اپنے فضل سے کچھ زیادہ بھی عنایت کرے گا۔ النساء۔173

As for those who have faith and do good, He will reward them in full and increase them out of His grace (4:173)

برہان اور نور مبین

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا۔ (النساء۔174)

لوگو تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس روشن دلیل آچکی ہے اور ہم نے تمہاری جانب واضح نور بھیج دیا ہے۔

النساء۔174

O Mankind! There has come to you conclusive evidence from your Lord. And We have sent down to you a brilliant light. (4:174)

اس آیت میں دو اصطلاحات استعمال کی گئیں ہیں: ایک برہان اور دوسرا نور مبین۔

برہان سے کیا مراد ہے؟

برہان کے لفظی معنی دلیل کے ہیں، اس سے مراد حضور اکرم ﷺ کی ذات اقدس ہے۔ (روح المعانی)

نور سے کیا مراد ہے؟

اور نور سے مراد قرآن مجید ہے جیسا کہ سورۃ مائدہ کی اس آیت سے بھی معلوم ہوتا ہے: قد جآء کم من اللہ نور و کتب مبین۔ (5:51) یعنی تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک روشن چیز آئی ہے اور وہ ایک کتاب واضح یعنی قرآن ہے۔

وراثت کے ضمنی مسائل

عصبہ اور کلالہ کی وراثت کے مسائل

سورۃ مائدہ کا اختتام

يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ۔ (النساء۔176)

اللہ تمہارے لیے احکام کی توضیح کرتا ہے تاکہ تم بھٹکتے نہ پھرو اور اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔

Concluding Message of the Surah

Allah makes ˹this˺ clear to you so you do not go astray. And Allah has ˹perfect˺ knowledge of all things. (5:176)

یہ سورۃ النساء کا اختتام ہے جس میں اس نصیحت کا اعادہ کیا گیا ہے کہ تمام امور کا مرجع اللہ ربّ العالمین ہی کی طرف ہے یعنی تمام معاملات بالآخر اللہ کے حضور پیش کئے جائیں گے لہٰذا تمام حقوق و واجبات اور تمام مالی اور غیر مالی امور میں تقویٰ اور خوف خدا کو پیش نظر رکھا جائے، دینی احکامات و ہدایات کی پیروی کی جائے۔ آیت میں فرمایا گیا: اللہ تمہارے لئے احکام کی

توضیح کرتا ہے کہ تاکہ تم بھٹکتے نہ پھرو اور اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے یعنی تم اللہ کے احکام کی تابعداری کرو ورنہ گمراہی میں پڑ جاؤ گے اور بھٹکتے پھرو گے۔

سورۃ المائدہ

Chapter - 5: The Dining Table

سورۃ المائدہ مدنی سورت ہے اور اس میں 120 آیات ہیں۔

Short Summary of Surah *Al-Maida*

Subject: Consolidation of the Muslim Community

This surah has following main topics:

Commandments and instructions about the religious, cultural, and Social life of the Muslim community.

Guidance regarding *Halal* and *Haram* (Lawful and Unlawful) especially in the matter of food, rituals of Hajj, restrictions of the pre-Islamic age have been abolished. Permission has been given to consume food of the People of Divine Scriptures. Regulations regarding Purification like ablution, bath, Tayammum (dry ablution). Sanctity of life, Saving Human Lives, condemning rebellion, aggression and disturbance of peace. Islamic ruling regarding drinking, gambling, breaking the oath etc.

The admonition to the Muslims to Stand for Justice and fairness. They have been enjoined to remain steadfast to the Covenant of obedience to Allah and His Messenger. They have been instructed to observe the directives of the

Holy Quran in the conduct of their affairs and warned against the attitude of hypocrisy. Muslims have also been particularly warned as rulers to guard against the Corruption of Power. They have also been exhorted to learn lessons from the failings of their predecessors, the people of other faiths, who in their turn have been admonished to give up their wrong attitudes towards the Right Way. The Errors of Creed of People of Scriptures have been clearly pointed out and they have been invited to accept the guidance of the Final Prophet (PBUH)

The Holy Prophet (and through him the Muslims) has been reassured that he should not mind the enmity, the evil designs, conspiracies from the enemies of Islam and keep focus on *Da'wah* and good work.

At the end of the Surah, the mention of the conversation that will take place between Allah and His Prophets on the Day of Judgment has been made for the benefit of the erring people to serve as a corrective to their creeds.

Concluding Verse of the Surah: O mankind! The Sovereignty of the heavens and the earth belongs to Allah: therefore, you should become His true servants and fear Him, for He has full powers over everything. (5:120)

سورۃ مائدہ کا موضوع اور تعارف

سورۃ مائدہ مدنی سورۃ ہے اور مدنی سورتوں میں بھی آخر کی سورت ہے، یہاں تک کہ بعض حضرات نے اس کو قرآن کی آخری سورت بھی کہا ہے۔ روایات کے مطابق یہ سورت حجۃ الوداع کے سفر کے دوران نازل ہوئی۔ حجۃ الوداع ہجرت کے دسویں سال میں ہوا، اور اس سے واپسی کے بعد نبی کریم ﷺ کی دنیوی حیات تقریباً اسی (80) دن رہی۔ ابن حبان نے بحر محیط میں فرمایا کہ سورۃ مائدہ کے بعض اجزاء سفر حدیبیہ میں اور بعض فتح مکہ کے سفر میں اور بعض حجۃ الوداع کے سفر میں نازل ہوئے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ سورت نزول قرآن کے آخری مراحل میں نازل ہوئی ہے خواہ بالکل آخری سورت نہ بھی ہو۔

حدیث: روح المعانی میں بحوالہ ابو عبید حضرت حمزہ بن حبیب اور عطیہ بن قیس کی یہ روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: المائدۃ من اٰخر القراٰن تنزیلا فاحلو احلالها واحترموا حرامها۔ یعنی سورۃ مائدہ ان سورتوں میں سے ہے جو نزول قرآن کے آخری دور میں نازل کی گئی ہیں، لہٰذا اس میں جو چیز حلال کی گئی ہے اس کو ہمیشہ کے لئے حلال اور جو چیز حرام کی گئی ہے اس کو ہمیشہ کے لئے حرام سمجھو۔

اس سورت میں سورہ النساء کی طرح **حقوق العباد** کا ذکر ہے۔ اس کے علاوہ **حلال و حرام**، باہمی معاملات، اسلامی تہذیب کی خصوصیات، شعائر اللہ کا احترام، حج کے بعض احکام، طہارت، وضو، غسل، تیمم کے احکامات، کسی قوم کی دشمنی تمہیں عدل و انصاف سے نہ ہٹائے (ولا یجرمنکم شنان قوم علیٰ ان لا تعدلو)۔ **ملٹی فیتھ سوسائٹی** کے تناظر میں مسلم کمیونٹی کو خاص ہدایات دی گئیں مثلاً اہل کتاب سے تعلقات میں نرمی، ایک ساتھ کھانے پینے کی اجازت: وطعام الذین اوتو الکتاب حل لکم و طعامکم حل لھم، اہل کتاب سے نکاح، غلط عقائد و نظریات کا تجزیہ، عقائد کی خرابیاں، غلط نظریات کا تنقیدی جائزہ اور انکی اصلاح کی کوشش، دعوت دین، ماضی میں مذہبی غلطیوں پر تنبیہ، حلال و حرام کی پابندی، معاملات، عہد و حلف، معاہدوں کی پابندی، دوسرے مذاہب کا احترام اور ان کی مذہبی رسومات، علامات کی توہین کی ممانعت، ہر قوم کے ساتھ عدل و انصاف کا معاملہ کیا جائے۔، ہر انسانی جان کا احترام، مسلمانوں کو ان کی خاص عبادات، حج، نماز، طہارت کے احکامات کے سلسلے میں ہدایات، اسلام میں جرم و سزاء کا تصور، بغاوت اور دوسرے شدید جرائم کی سزائیں، دوستی اور دلی محبت (موالات) کے اصول، تمام آسمانی کتابیں اللہ کی نازل کردہ اور اپنے دور کا حق تھیں مگر اس وقت قابل اتباع آسمانی ہدایت قرآن و حدیث ہے۔

معاہدات اور **معاملات** کے بارے میں یہ سورۃ اور بالخصوص اس کی ابتدائی آیت ایک خاص حیثیت رکھتی ہے۔ سورۃ مائدہ کی پہلی آیت میں بھی ان تمام معاملات اور معاہدات کی پابندی اور ان کے پورا کرنے کی ہدایت آئی ہے۔ اسی لئے سورۃ مائدہ کا دوسرا نام **سورۃ عقود** بھی ہے۔ (بحر محیط)

اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے جب عمرو بن حزمؓ کو یمن کا عامل (گورنر) بنا کر بھیجا اور ایک فرمان لکھ کر ان کے حوالہ کیا۔ تو اس فرمان کے سرنامہ پر آپ ﷺ نے یہ آیت تحریر فرمائی تھی: یاایھا الذّین اٰمنوا اوفوا بالعقود۔۔ اے ایمان والو! عہد و پیمان پورے کرو۔ (مائدہ۔1)

پارے کا پانچواں رکوع: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ۔۔۔ (مائدہ۔1)

رکوع کے تفسیری موضوعات:

سورہ مائدہ کا تعارف، عہد اور حلف کی پاسداری، کنٹریکٹ اور معاہدوں کی پابندی(اوفو بالعقود)،انفرادی واجتماعی ذمہ داریوں کو پورا کرو، شرعی حدود وقیود کی پابندی، اسلام کا فلسفہ حلال وحرام، جائز وناجائز کی پابندی، جانوروں کی حلت وحرمت کے اصول، شرعی ذبیحہ کے اصول، شعائراللہ کی تعظیم(لاتحلو شعائراللہ)،اسلام میں مذہبی رواداری اور دوسرے مذاہب کی مذہبی علامات کا احترام، مذہبی برداشت، توہین مذاہب کی ممانعت، اصلاح معاشرہ کا اہم اصول: اچھے کاموں میں سب کے ساتھ تعاون جبکہ گناہ اور سرکشی میں عدم تعاون(وتعاونو علی البرّ والتقویٰ)، ناجائز مال کی اقسام:وان تستقسمو بالازلام۔ جواء، لاٹری، گیم آف چانس، شطرنج کی ممانعت، فال نکالنے کے بجائے استخارہ کا حکم، تکمیل دین والی آیت:الیوم اکملت لکم دینکم۔۔ حلال وحرام کی مزید وضاحت، ساری پاکیزہ چیزیں حلال ہیں(احل لکم الطیبات)،اہل کتاب کے ذبیحہ اور نکاح کی اجازت(وطعام الذین اوتو الکتاب حل لکم و طعامکم حل لھم)، غیر مسلموں کے ساتھ کھانے پینے کے احکامات۔

عہد اور حلف کی پاسداری

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ۔

اے ایمان والو! عہد وپیمان پورے کرو۔(مائدہ۔1)

Adhering to the Oaths and Contracts

O You who have believed! Honour your Obligations and Oaths. (5:1)

عقود عقد کی جمع ہے جس کا اطلاق پختہ عہد وپیمان پر ہوتا ہے۔ یہاں اس سے احکام الٰہی (فرائض، حلال حرام کی پابندی) بھی مراد ہیں اور وہ عہد وپیماں اور معاہدے بھی شامل ہیں جو انسان آپس میں کرتے ہیں۔ دونوں کا ایفا ضروری ہے۔

حلال اور حرام جانور

اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ۔۔۔ (مائدہ۔1)

تمہارے لئے چرنے والے جانور حلال کئے گئے ہیں سوائے ان کے جن کا ذکر تم پر آگے کیا جائے گا۔۔۔(مائدہ۔1)

All grazing livestock has been made lawful to you—except what is hereby announced to you. (5:1)

اسلام کا فلسفہ حلال و حرام

اس مقام پر یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ کھانے پینے کی چیزوں میں حرام و حلال کی جو قیود شریعت کی طرف سے عائد کی جاتی ہیں ان کی اصل بنیاد ان اشیاء کے طبّی فوائد یا نقصانات نہیں ہوتے، بلکہ ان کے اخلاقی فوائد و نقصانات ہوتے ہیں۔

سوال کیا جاسکتا ہے کہ اللہ نے ہم کو ان اشیاء کی حرمت کی وجہ کیوں نہیں بتائی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس کی حرمت کی وجوہات کو سمجھنا ہمارے لیے ممکن نہیں ہے۔

حلال و حرام کی وضاحت

حدیث: عبداللہ بن عباس کی روایت ہے کہ: نهى رسول الله ﷺ عن كل ذى ناب من السباع و كل ذى مخلب من الطير۔ رسول اللہؐ نے ہر کچلی والے درندے اور ہر پنجہ (سے شکار کرنے) والے پرندے سے منع فرمایا۔ (مسلم)

سنت میں بیان کردہ اصول کی رو سے جو جانور ذوناب (کچلیوں والے جانور) جن کو عموماً درندے کہا جاتا ہے جیسے بھیڑیا، کتا وغیرہ اور جو پرندے ذومخلب یعنی وہ پرندے جو پنجے سے شکار کرتے ہیں یا مردار خور ہوتے ہیں جیسے شکاری پرندے مثلاً عقاب، باز وغیرہ یہ سب حرام ہیں۔ انکی مزید تفصیل احادیث میں موجود ہے۔ حلال و حرام کی کچھ تفصیل سورۃ البقرہ آیت 173 میں بھی گذر چکی ہے (انما حرم عليكم الميته والدم ولحم الخنزير۔۔)

اسلام میں مذہبی رواداری اور دوسرے مذاہب کا احترام

Respecting Religious Symbols

سورۃ مائدہ کی پہلی آیت میں عہد و حلف کے پورا کرنے کی تاکید تھی۔ ان معاہدات میں سے ایک معاہدہ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ حلال و حرام کی پابندی کی جائے۔ اس دوسری آیت میں اس معاہدہ کی دو اہم دفعات کا بیان ہے۔ ایک شعائر اللہ کی تعظیم اور ان کی بےحرمتی سے بچنے کی ہدایت، دوسرے اپنے اور غیر دوست اور دشمن سب کے ساتھ عدل و انصاف کا معاملہ اور ظلم کا بدلہ ظلم سے لینے کی ممانعت۔

شعائر سے کیا مراد ہے؟

شعائر شعیرۃ کی جمع ہے،اس کا مطلب علامت یانشانی ہے۔ ہر وہ چیز جو کسی مذہب، عقیدہ، فکر یا کسی کمیونٹی کی نمائندگی کرتی ہو وہ اس کا شعار کہلاتی ہے کیونکہ وہ اس کے لیے مذہبی علامت یانشانی کا کام دیتی ہے۔ مذہبی لباس، مذہبی عبادت گاہیں کسی بھی مذہب کا شعار ہوتی ہیں۔ چرچ اور صلیب مسیحیت کے شعائر ہیں۔ سیناگوگ یہودیت کا شعار ہے۔ چوٹی، زنار اور مندر ہندومت کے شعائر ہیں۔ پگڑی، کڑا اور کرپان وغیرہ سکھ مذہب کے شعائر ہیں۔ یہ سب مذاہب اپنے اپنے شعائر کے احترام کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اسلام کسی بھی مذہب یا اس کے شعائر کی توہین سے منع کرتا ہے (ولا تسبّو الذین یدعون من دون اللہ۔۔)۔

اسی طرح کسی بھی ملک کے سرکاری جھنڈے، پارلیمنٹ، سرکاری دفاتر، فوج اور پولیس وغیرہ کے یونیفارم، سکے، نوٹ اور آفیشیل لوگوز حکومتوں کے شعائر ہیں اور وہ اپنے ماتحت لوگوں سے بلکہ جہاں تک ان کا بس چلے سب سے ان کے احترام کا مطالبہ کرتی ہیں۔ اگر کوئی شخص کسی مذہب یا ملک کے شعائر میں سے کسی شعار کی توہین کرتا ہے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ وہ دراصل اس مذہب یا ملک کے خلاف دشمنی رکھتا ہے۔ اور ایسا کوئی فعل اس مذہب، ملک یا کلچر کے خلاف بغاوت کا ہم معنی ہے۔

اسلام کا یہ حکم بذات خود مذہبی برداشت اور مذہبی رواداری کی اعلیٰ ترین مثال ہے۔

اچھے کاموں میں باہمی تعاون،

گناہ اور سرکشی میں عدم تعاون

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰىۖ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِۖ۔ (مائدہ۔2)

نیکی اور پرہیز گاری میں ایک دوسرے کی مدد کرتے رہو اور گناہ اور ظلم زیادتی میں مدد نہ کرو۔

Help others in goodness and piety!

Cooperate with one another in goodness and righteousness, and do not cooperate in sin and aggression. (5:2)

اللہ تعالیٰ اپنے ایمان والے بندوں کو نیکی اور اچھائی کے کاموں پر ایک دوسرے کی مدد اور تعاون کی تاکید فرما رہے ہیں۔

حدیث: حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: انصر اخاک ظالماً او مظلوماً۔ کہ اپنے بھائی کی مدد کرو، خواہ وہ ظالم ہو خواہ مظلوم ہو تو سوال ہوا کہ یا رسول اللہؐ! مظلوم ہونے کی صورت میں مدد کرنا ٹھیک ہے لیکن ظالم ہونے کی صورت میں کیسے مدد کریں؟ فرمایا اسے ظلم نہ کرنے دو، ظلم سے روک لو، یہی اس وقت کی اس کی مدد ہے۔(بخاری و مسلم)

حدیث: حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: الدال علی الخیر کفاعلہ ۔ جو شخص کسی بھلی بات کی دوسرے کو ہدایت کرے وہ اس بھلائی کے کرنے والے جیسا ہی ہے۔(مسند بزار)

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی ظالم کے ساتھ جائے تاکہ اس کی اعانت و امداد کرے اور وہ جانتا ہو کہ یہ ظالم ہے وہ یقیناً ملت اسلام سے خارج تصوّر ہوگا۔(طبرانی)

اسی حدیث کی بنیاد پر سلف صالحین نے ظالم بادشاہوں کی حکومت میں کوئی عہدہ قبول کرنے سے سخت احتراز کیا ہے کیونکہ یہ ایک طرح سے ان کے ظلم کی امداد و اعانت ہے۔ شاید یہی وجہ تھی کہ امام ابو حنیفہؒ کو دو دفعہ قاضی کے منصب کی پیش کش کی گئی مگر انہوں نے اس کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ شاید ان کو ادراک تھا کہ ان کا نام استعمال کر کے ان سے غلط فیصلے کروائے جائیں گے۔

دنیاوی امور میں بھی ایک دوسرے کے ساتھ تعاون

حلال اور حرام کے احکامات کی مزید تفصیل

وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ: استقسام کے معنی طلب قسمت ہیں یعنی تیروں سے قسمت طلب کرنا۔ اس کو انگریزی میں گیم آف چانس کہا جاتا ہے۔ اس کے دو معنی کیے گئے ہیں ایک تیروں کے ذریعے تقسیم کرنا دوسرے تیروں کے ذریعہ قسمت معلوم کرنا مثلاً فال نکالنا وغیرہ۔

استخارہ کا حکم

اس آیت سے معلوم ہوا کہ تیروں سے قسمت معلوم کرنا حرام ہے، ایسا کام کا کرنا فسق، گمراہی، جہالت اور شرک ہے۔ اس کے بجائے اہل ایمان کو حکم ہوا کہ جب تمہیں اپنے کسی کام میں تردد ہو تو تم اللہ تعالیٰ سے استخارہ کر لو، اس کی عبادت کر کے اس سے بھلائی طلب کرو۔ مسند احمد، بخاری اور سنن میں مروی ہے حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں ہمیں رسول اللہ ﷺ جس طرح قرآن کی سورتیں سکھاتے تھے، اسی طرح ہمارے کاموں میں استخارہ کی تعلیم بھی فرماتے تھے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم سے کسی کو کوئی اہم کام آپڑے تو اسے چاہئے کہ دو رکعت نفل نماز نفل پڑھ کر یہ دعا پڑھے:

اللھم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسئلک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللھم ان کنت تعلم ان ھٰذا الامر۔۔۔ خیر لی فی دینی ودنیای ومعاشی وعاقبتہ امری فقدرہ لی ویسرہ لی ثم بارک لی فیہ وان کنت تعلم انہ شر لی فی دینی ودنیای ومعاشی وعاقبتہ امری فاصرفہ عنی واقدرلی الخیر حیث کان ثم رضنی بہ۔ (مسند احمد)

یعنی اے اللہ میں تجھ سے تیرے علم کے ذریعہ بھلائی طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے وسیلے سے تجھ سے قدرت طلب کرتا ہوں اور تجھ سے تیرے بڑے فضل کا طالب ہوں، یقینا تو ہر چیز پر قادر ہے اور میں محض مجبور ہوں، تو تمام علم والا ہے اور میں مطلق بے علم ہوں، تو ہی تمام غیب کو بخوبی جاننے والا ہے، اے میرے اللہ اگر تیرے علم میں یہ کام میرے لئے دین دنیا میں آغاز وانجام کے اعتبار سے بہتر ہی بہتر ہے تو اسے میرے لئے مقدر کردے اور اسے میرے لئے آسان بھی کردے اور اس میں مجھے ہر طرح کی برکتیں عطا فرما اور اگر تیرے علم میں یہ کام میرے لئے دین کی دنیا زندگی اور انجام کار کے لحاظ سے برا ہے تو اسے مجھ سے دور کردے اور مجھے اس سے دور کردے اور میرے لئے خیر و برکت جہاں کہیں ہو مقرر کردے پھر مجھے اسی سے راضی و ضامند کردے۔ دعا کے یہ الفاظ مسند احمد میں ہیں۔

اس دعا استخارہ میں ھذا الامر جہاں ہے وہاں اپنے کام کا نام لے مثلاً نکاح ہو تو ھذا النکاح، سفر میں ہو تو ھذا السفر، بزنس میں ہو تو ھذا التجارۃ وغیرہ۔

تکمیل دین

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَ تْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ؕفَمَنِ اضْطُرَّ فِیْ مَخْمَصَۃٍ غَیْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ فَاِنَّ اللہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔(مائدہ۔3)

آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لیے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور میں نے تمہارے لیے اسلام کو تمہارے دین کی حیثیت سے پسند کر لیا ہے۔

Completion and perfection of Faith!

Today I have perfected your faith for you, completed My favour upon you, and chosen Islam as your way. But

whoever is compelled by extreme hunger—not intending to sin—then surely Allah is All-Forgiving, Most Merciful.

ساری پاکیزہ چیزیں حلال ہیں

یَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ۭ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ۔۔۔۔ (مائدہ۔4)

لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ ان کے لئے کیا چیزیں حلال کی گئی ہیں۔(ان سے) کہہ دو کہ سب پاکیزہ چیزیں تمہارے لئے حلال ہیں۔(مائدہ۔4)

All good things are permissible!

They ask you, ˹O Prophet,˺ what is permissible for them ˹to eat˺. Say: Everything that is good and lawful is for you. (5:4)

ہر چیز حلال ہے سوائے اس کے جس کو حرام قرار دیا گیا

حلال کے ساتھ پاک وطیب کی قید بھی لگائی گئی۔

اہل کتاب کا کھانا حلال ہے

اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۭوَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۠ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۡ۔ (مائدہ۔5)

آج تمہارے لیے ساری پاک چیزیں حلال کر دی گئی ہیں اہل کتاب کا کھانا تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا کھانا اُن کے لیے۔۔۔(مائدہ۔5)

Dining with People of other Faiths

Today all good, pure foods have been made lawful for you. Similarly, the food of the People of the Book is permissible for you and yours is permissible for them……(5:5)

غیر مسلموں کے ساتھ کھانے پینے کی اجازت

اس آیت میں اہل کتاب کے ساتھ کھانے پینے کی اجازت ہے جس میں ان کا ذبیحہ بھی شامل ہے۔ ہمارے لیے ان کا اور ان کے لیے ہمارا کھانا حلال ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے اور ان کے درمیان کھانے پینے میں کوئی رکاوٹ، کوئی اجنبیت یا چھوت

چھات نہیں ہے۔ہم ان کے ساتھ کھا سکتے ہیں اور وہ ہمارے ساتھ۔لیکن اگر ان کے کھانے میں حرام چیزیں شامل ہوں تو وہ ہمارے لئے جائز نہیں مثلاً اگر دستر خوان پر شراب یا سور یا کوئی اور حرام چیز ہو تو ہم ان اشیاء کے کھانے میں شریک نہیں ہو سکتے۔ اہل کتاب کے سوا دوسرے عام غیر مسلموں کا بھی یہی حکم ہے۔ہم ان کے ساتھ اکھٹے بیٹھ کر کھا پی سکتے ہیں۔اس میں کوئی اختلاف نہیں۔فرق صرف یہ ہے کہ ذبیحہ صرف اہل کتاب کا جائز ہے باقی غیر مسلموں کا ذبیحہ ہمارے لئے جائز نہیں البتہ ان کی طرف سے پیش کردہ حلال چیزوں کو استعمال کرنے میں یا ان کو اپنے پاس کھانے کی دعوت پر بلانے میں کوئی حرج نہیں۔

دوسرے مذاہب کے ساتھ معاشرتی تعلقات میں لچک

یہاں اسلام کی رواداری کا ایک نمونہ سامنے آتا ہے۔اسلامی معاشرے میں غیر مسلموں کے ساتھ برتاؤ میں لچک بتائی جارہی ہے۔اسلام غیر مسلموں کو صرف مذہبی آزادی دے کر معاشرے کے اندر الگ تھلگ نہیں کر دیتا بلکہ وہ انہیں اجتماعی شرکت اور محبت کا احساس بھی دیتا ہے اور انہیں اسلامی معاشرے میں ضم ہونے کے مواقع بھی فراہم کرتا ہے۔اسلام غیر مسلموں کا کھانا اہل اسلام کے لئے حلال قرار دیتا ہے۔اہل اسلام کے لئے یہ بھی جائز قرار دیتا ہے کہ وہ اپنا کھانا غیر مسلموں کو پیش کر سکتے ہیں تاکہ وہ ایک دوسرے سے ملاقات کر سکیں، ایک دوسرے کے مہمان بن سکیں اور باہم مل کر کھا پی سکیں تاکہ معاشرے کے اندر امن و محبت اور رواداری کی فضا وجود میں آئے۔یہ ایک ایسی رواداری ہے جو اسلام کے سوا کسی اور مذہب کے ہاں شاذ و نادر ہی ملتی ہو گی۔معلوم ہوا کہ یہ صرف اسلام ہی ہے جو ایک عالمی معاشرہ قائم کرنے کے اقدامات کرتا ہے۔

چھٹا رکوع: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ--- (مائدہ۔6)

رکوع کے تفسیری موضوعات:

کھانے کی پاکیزگی کے بعد جسم کی پاکیزگی کے احکامات، اسلامی طہارت یعنی وضو، غسل، تیمّم کے احکامات، ان کا مسنون طریقہ، اللہ تمہارے اوپر تنگی اور مشکل نہیں چاہتے (مایرید اللہ لیجعل علیکم من حرج)، اللہ ہمارے لئے پاکیزگی، اتمام نعمت، شکر گذاری چاہتے ہیں، (یرید لیطھرکم ولیتم نعمتہ علیکم ولعلکم تشکرون)، اللہ کی نعمتوں کی قدر کرو، اللہ کے ساتھ عہد و میثاق (ومیثاقہ الذی واثقکم بہ)، سمع واطاعت کا درس (سمعنا واطعنا)، شہادت حق یعنی حق و انصاف کی گواہی، کسی کی دشمنی میں عدل کی راہ سے نہ ہٹو (ولا یجرمنّکم شنان قوم علیٰ ان لا تعدلو)، عدل و انصاف کو قائم کرو (اعدلو ھو اقرب للتقوی)، سچی گواہی کی تاکید، ووٹ بھی ایک گواہی ہے، جھوٹی گواہی میں کونسی چیزیں داخل

ہیں، جھوٹے سرٹیفکیٹ، جھوٹی سندیں، جھوٹی سفارش،ایمان و عمل صالح پراجر عظیم کاوعدہ،اللہ پر توکل اور بھروسہ (و علیٰ اللہ فلیتوکل المومنون)۔

کھانے کی پاکیزگی کے بعد جسم کی پاکیزگی اور طہارت کا بیان

دین اسلام عبادات اور معاملات دونوں کا مجموعہ ہے۔

اسلامی طہارت:وضو، غسل، تیمّم کے احکامات

وضو اور تیمّم کے احکامات

حدیث: حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: لا یقبل اللہ صلوٰۃ بغیر طھور ولا صدقتہ من غلول۔
اللہ تعالیٰ بغیر طہارت کے نماز کو اور چوری کے مال میں سے صدقہ کو قبول نہیں فرماتے۔(ترمذی)

حدیث: حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: مفتاح الجنۃ الصلوٰۃ و مفتاح الصلوٰۃ الطھور۔
جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت ہے۔(مسند احمد)

حدیث: فتح مکہ والے دن آپؐ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا اور اسی ایک وضو سے کئی نمازیں ادا کیں،یہ دیکھ کر حضرت عمرؓ نے کہا یارسول اللہ ﷺ! آج آپ نے وہ کام کیا جو آج سے پہلے نہیں کرتے تھے۔آپؐ نے فرمایا ہاں میں نے بھول کر ایسا نہیں کیا بلکہ جان بوجھ کر قصداً یہ کیا ہے۔(مسلم)

حدیث: حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: الطُّھُورُ شَطْرُ الإِيْمَانِ، والحَمْدُ لله تَمْلأُ الميزانَ، وسُبْحَانَ اللهِ والحَمْدُ للهِ تَمْلآنِ – أَو تَمْلأُ – مَا بَيْنَ السَّمَاءِ والأَرْضِ، وَالصَّلاةُ نُورٌ، والصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ، وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ ، وَالقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَو عَلَيْكَ، كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَو مُوبِقُهَا.
طہارت (وضو، غسل) آدھا ایمان ہے،اور (الحمد للہ) پورے میزان کو بھر دیتا ہے،اور (سبحان اللہ والحمد للہ) آسمان اور زمین کے درمیان موجود سارے خلا کو بھر دیتا ہے،اور نماز نور ہے،اور صدقہ دلیل ہے،اور صبر روشنی ہے،اور قرآن آپ کے حق میں یا آپ کے خلاف حجت ہے،اور تمام لوگ صبح کے وقت اپنے گھروں سے نکلتے ہیں،پس اپنے نفس کو بیچتے ہیں یا تو (اعمالِ صالحہ کے

ذریعے) اسے جہنم سے آزاد کرا لیتے ہیں، یا پھر (برے اعمال اختیار کر کے) اسے (جہنم کا عذاب مول لیکر) برباد کر ڈالتے ہیں۔
(مسلم)

وضو اور غسل کے احکامات

اللہ کی نعمتوں کی قدر کرو

سمع و اطاعت کا جذبہ

شہادت حق: ہمیشہ حق کی گواہی دو

کسی کی دشمنی میں عدل کی راہ سے نہ ہٹو

یٰٓ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰہِ شُھَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۡ وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی ۡ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔

اے ایمان والو! اللہ کے واسطے انصاف کی گواہی دینے کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔ اور کسی قوم کی دشمنی کے باعث انصاف کو ہر گز نہ چھوڑو۔ انصاف کرو کہ یہی بات تقویٰ کے زیادہ نزدیک ہے۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ اس سے خبردار ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ سورۃ المائدۃ۔8

Always Stand for Justice and Fairness!

O You who have believed! Stand firm for Allah and bear true testimony. Do not let the hatred of a people lead you to injustice. Be just! That is closer to righteousness. And be mindful of Allah. Surely Allah is All-Aware of what you do. (5:8)

حق اور سچ کی گواہی

اسلام نے یہ اصولی ہدایت دی کہ گواہی کو نہ چھپایا جائے اور گواہوں کو پریشان نہ کیا جائے۔ کسی بھی سوشل جسٹس سسٹم میں یہ دونوں چیزیں انتہائی ضروری ہیں۔

سچی گواہی میں کون کون سی چیزیں داخل ہیں؟

لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ سچی گواہی صرف عدالتوں میں دی جاتی ہے مگر قرآن وسنت کی اصطلاح میں لفظ شہادت اس سے زیادہ وسیع مفہوم رکھتا ہے۔بے شمار مواقع پر سچی گواہی دینا ضروری ہوتی ہے مثلاً کسی بیمار کو میڈیکل سرٹیفکیٹ دینا کہ یہ ڈیوٹی ادا کرنے کے قابل نہیں یا نوکری کرنے کے قابل نہیں یہ بھی ایک شہادت ہے لہٰذا اگر اس میں حقیقت کے خلاف لکھا گیا تو وہ جھوٹی شہادت ہو کر گناہ کبیرہ ہو گیا۔امتحانات کے نمبر، سند و سرٹیفکٹ اور انتخابات کے ووٹ سب شہادت کے حکم میں داخل ہیں۔اسی طرح امتحانات میں طلباء کے پرچوں پر مارکنگ بھی ایک شہادت ہے۔اگر جان بوجھ کر یا لاپرواہی سے نمبروں میں کمی بیشی کر دی تو وہ بھی جھوٹی شہادت ہے اور حرام اور سخت گناہ ہے۔کامیاب ہونے والے فارغ التحصیل طلباء کو ڈگری یا سرٹیفکیٹ دینا اس کی شہادت ہے کہ وہ متعلقہ کام کی اہلیت وصلاحیت رکھتا ہے۔اگر وہ شخص واقع میں ایسا نہیں ہے تو اس سرٹیفیکیٹ یا سند پر دستخط کرنے والے سب کے سب شہادت کاذبہ کے مجرم ہو جاتے ہیں۔

ووٹ بھی ایک گواہی ہے

ایمان و عمل صالح پر اجر عظیم کا وعدہ

وَعَدَاللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ۔ (مائدہ۔9)

جو لوگ ایمان لائیں اور نیک عمل کریں، اللہ نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ ان کی خطاؤں سے در گزر کیا جائے گا اور انہیں بڑا اجر ملے گا۔

Faith and Good Works

Allah has promised forgiveness and a great reward to those who have faith and do good works. (5:9)

ایمان و نیک اعمال پر اجر عظیم اور انکار و تکذیب پر عذاب کی وعید۔

اللہ پر توکل اور بھروسہ

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ۔(مائدہ۔11)

صاحبان ایمان اللہ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں۔

Trust and reliance on Allah

And in Allah let the believers put their trust. (5:11)

ساتواں رکوع: وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ۔۔۔ (مائدہ۔12)

رکوع کے تفسیری موضوعات:

بنی اسرائیل سے میثاق، عہدالٰہی کے اہم نکات: اقامت نماز، ادائے زکوٰۃ، اللہ کو قرض حسنہ، تمام رسولوں پر ایمان اور ان کی تعظیم، میثاق الٰہی کو توڑنے کی وجہ سے اللہ کی رحمت سے دوری، الفاظ کا ہیر پھیر (یحرفون الکلم عن مواضعہ)، اس سب کے باوجود مخالفین و معاندین سے رویہ: فاعف عنھم واصفح، نصارٰی سے عہد، قرآن کے دو مزید نام: کتاب نور و ہدایت، اللہ قرآن کے ذریعے ہدایت اور صراط مستقیم عطا فرماتا ہے: یخرجھم من الظلمٰت الی النّور، چند عقائد باطلہ کا بیان، غلط عقائد و نظریات کی نشاندہی اور اصلاح کی کوشش، رسول اللہ ﷺ کی چند صفات: بشیر و نذیر، فترت وحی کے بعد آخری رسول، اللہ ہر چیز پر قادر ہے: انّ اللہ علٰی کل شی قدیر۔

بنی اسرائیل سے میثاق

قرآن کے دو مزید نام: کتاب نور و ہدایت

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ۔

بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور روشن کتاب آچکی ہے۔ المائدہ۔15

There certainly has come to you from Allah a light and a clear Book. (5:15)

قرآن کے ذریعے ہدایت

يَهْدِىْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔ (مائدہ۔16)

اس (قرآن مجید) کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ انہیں جو اس کی خوشنودی کے تابع ہوں سلامتی کی راہ دکھاتا ہے اور اپنی توفیق سے اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے اور راہ راست کی طرف راہبری کرتا ہے۔ مائدہ۔16

Guidance through Qur'an

Through which Allah guides those who seek His pleasure to the ways of peace, brings them out of darkness and into light by His Will, and guides them to the Straight Path.

رسول اللہ ﷺ کی چند صفات: بشیر و نذیر

فترت وحی کے بعد آخری رسولؐ

يٰاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ ۡ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ۔ (مائدہ۔19)

اے اہل کتاب! ہمارا یہ رسول (نبی آخرالزمانؐ) ایسے وقت تمہارے پاس آیا ہے اور دین کی واضح تعلیم تمہیں دے رہا ہے جبکہ رسولوں کی آمد کا سلسلہ ایک مدت سے بند تھا، تاکہ تم یہ نہ کہہ سکو کہ ہمارے پاس کوئی بشارت دینے والا اور متنبہ کرنے والا نہیں آیا۔ سو دیکھو! اب وہ بشیر اور نذیر آگیا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (مائدہ۔19)

O People of the Divine Scriptures! Our Messenger has indeed come to you, making things clear to you after an interval between the messengers so you do not say, "There has never come to us a deliverer of good news or a warner." Now there has come to you a deliverer of good news and a warner. And Allah is Most Capable of everything. (5:19)

حدیث: حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: انا اولی الناس بعیسی ابن مریم ، لیس بینی و بینہ نبیا۔۔ میں حضرت عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) سے بہ نسبت اور لوگوں کے زیادہ اولیٰ یعنی قریب ہوں، اس لئے کہ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں۔ (بخاری)

آٹھواں رکوع: وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ---- (مائدہ۔20)

رکوع کے تفسیری موضوعات:

اللہ تعالیٰ کے احسانات کو یاد کرو (اذکرو نعمت اللہ علیکم)، سلسلہ انبیاء: انسانیت پر اللہ کا انعام و احسان، اختیار و اقتدار: اللہ کی طرف سے انعام بھی اور آزمائش بھی، موسیٰؑ کی قوم اور ارض مقدس، قوم کا بیت مقدس جانے سے انکار، بنی اسرائیل کے ایماندار اور خدا ترس لوگوں کا تذکرہ، سچے ایماندار ہو تو اللہ پر توکل اور بھروسہ رکھو (وعلی اللہ فتوکلوان کنتم مومنین)، قوم موسیٰ کا مایوس کن جواب: اذھب انت وربک فقاتلا، انّا ھھنا قاعدون، موسیٰؑ کا اپنی قوم سے اظہار افسوس اور اظہار براءت، صحرا

سیناء میں چالیس سال دربدری۔ نافرمانوں کی حالت پر افسوس نہ کرو بلکہ اپنی دعوتی کوشش اور تبلیغی ذمہ داری پوری کرنے کے بعد ان کا معاملہ اللہ کے سپرد کردو: فلاتاس علی القوم الفاسقین۔

اللہ کے احسانات کو یاد کرو

سلسلہ انبیاء: انسانیت پر اللہ کا انعام واحسان

موسیٰؑ کی قوم اور ارض مقدّس

يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ۔ (مائدہ۔21)

اے میری قوم اس پاک زمین میں داخل ہو جاؤ جو اللہ نے تمہارے لیے مقرر کر دی اور اور اپنی پشت کے بل رو گردانی نہ کرو ورنہ اُلٹا خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

O my people! Enter the Holy Land (Jerusalem) which Allah has ordained for you ⌜to enter⌝. And do not turn back or else you will become losers. (5:21)

This signifies Jerusalem (Palestine) which had been the homeland of Abraham, Isaac and Jacob and many other Prophets and pious people.

ارض مقدس سے یہاں مراد فلسطین کی سرزمین ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسحاقؑ اور حضرت یعقوبؑ کا مسکن رہ چکی تھی۔ بنی اسرائیل جب مصر سے نکل آئے تو اسی سرزمین کو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے نامزد فرمایا اور حکم دیا کہ اس میں فاتحانہ انداز میں داخل ہو جاؤ۔

فریضہ تبلیغ کی ادائیگی کے بعد ابلاغ کی ذمہ داری سے بری الذمہ ہونا

نواں رکوع: وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ۔۔۔ (مائدہ۔27)

رکوع کے تفسیری موضوعات:

آدمؑ کے بیٹوں کی قربانی،ایک کی قربانی قبول دوسرے کی قربانی رد(فتقبل من احدهما ولم يتقبل من الآخر)،اللہ کے راستے میں اچھی چیز قربان کرو،اعمال کے پیچھے اخلاص کی اہمیت(انما يتقبل الله من المتقين)،حسدو بغض کی ممانعت، برائی کا جواب برائی نہیں، نفس کی سرکشی، گناہگار ہمیشہ خسارے میں ہوتا ہے(فاصبح من الخاسرین)، جانوروں سے سبق، اسلام میں انسانی جان کی اہمیت، نسل انسانی کی بقاء کا دائمی اصول، ایک قتل پوری انسانیت کے قتل کے برابر، ایک انسانی جان کو بچانا پوری انسانیت کو بچانے کے برابر(ومن احیاھا فکانما احیاالنّاس جمیعا)، باغیوں اور متحارب گروہوں کی سرکوبی، جو ہتھیار پھینک دیں بغاوت چھوڑدیں تو ان کیلئے رعایت ہے، توبہ اور اصلاح کا موقعہ: اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔(مائدہ۔34)

آدمؑ کے بیٹوں کی قربانی

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ۭ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ۭ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ۔ (مائدہ۔27)

اور ذرا انہیں آدمؑ کے دو بیٹوں کا قصہ صحیح طور پر پڑھ کر سنا دو، جب ان دونوں نے قربانی کی ان میں سے ایک کی قربانی قبول ہو گئی اور دوسرے کی قبول نہ ہوئی، اس نے کہا میں تجھے مار ڈالوں گا، اس نے جواب دیا اللہ پرہیز گاروں ہی سے قبول کرتا ہے۔المائدہ۔27

Relate to them in truth ˹O Prophet˺ the story of Adam's two sons—how each offered a sacrifice: Abel's offering was accepted while Cain's was not. So Cain threatened, "I will kill you!" His brother replied, "Allah only accepts ˹the offering˺ of the sincerely devout. (5:27)

ان آیات میں آدمؑ کے دو بیٹوں کا قصہ مجمل انداز میں بیان کیا گیا ہے۔قرآن اس واقعہ کی تفصیلات کے بجائے اس سے حاصل ہونے والے اخلاقی سبق پر زور دیتا ہے۔قرآن تو ان دو بھائیوں کے نام بھی نہیں بتاتا اور نہ یہ بتاتا ہے کہ کس زمانے میں یہ واقعہ ہوا۔قرآن یہ بھی نہیں بتاتا کہ وہ آدم کی پہلی نسل سے تھے کہ بعد والی نسل سے کیونکہ ابن آدم کی اصطلاح کا اطلاق قیامت تک آنے والے ہر انسان پر بھی ہوتا ہے۔البتہ جمہور مفسرین کی آراء کی روشنی میں اس سے مراد آدمؑ کے دو صلبی بیٹے ہیں اور یہ گناہ جو آدم کے بیٹے سے سرزد ہوا یہ روئے زمین پر پہلا جرم اور پہلا قتل تھا۔اس قصے کی جزئیات جو لوگوں میں مشہور ہو گئی ہیں وہ

اہل کتاب کی روایات سے لی گئیں ہیں لہٰذا ان کی حیثیت قصہ گوئی سے زیادہ کچھ نہیں۔ ہمیں صرف قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کا مطالعہ کرکے اس سے سبق لینا چاہئے۔

حسد وبغض کی ممانعت

آدمؑ کے دو بیٹوں کے قصے میں حسد وبغض سرکشی اور تکبر کا بدانجام بیان ہو رہا ہے کہ کس طرح حضرت آدمؑ کے دو بیٹوں میں کشمکش ہوگئی اور ایک نے اخلاص، نیکی اور تقویٰ کی راہ اختیار کی اور اپنا ٹھکانا جنت میں بنالیا اور دوسرے نے اسے ظلم وزیادتی کا راستہ اپنایا اور دونوں جہان میں برباد ہوا۔

اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ: یہاں آدم کے دو بیٹوں ہابیل و قابیل کی باہمی گفتگو میں ایک ایسا جملہ آگیا جو ایک اہم اصول کی حیثیت رکھتا ہے، کہ اعمال وعبادات کی قبولیت تقویٰ اور خوف خدا پر موقوف ہے، جس میں تقویٰ نہیں اس کا عمل مقبول نہیں،

برائی کا جواب برائی نہیں

لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِيَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ۔ (مائدہ۔28)

اگر تو مجھے قتل کرنے کے لیے ہاتھ اٹھائے گا تو میں تجھے قتل کرنے کے لیے ہاتھ نہ اٹھاؤں گا، میں اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔

If you raise your hand to kill me, I will not raise mine to kill you, because I fear Allah—the Lord of all worlds. (5:28)

انسان کا سرکش نفس برائی پر ابھارتا ہے۔(انّ النفس لامّارة بالسّوء)

گناہگار ہمیشہ خسارے میں ہوتا ہے

فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔ (مائدہ۔30)

پس اسے اس کے (سرکش) نفس نے اپنے بھائی کے قتل پر ابھارا۔ پس اس نے اسے قتل کر ڈالا جس سے نقصان پانے والوں میں سے ہو گیا۔

At last, his (evil) soul incited him to the murder of his brother: he murdered him whereby he became himself one of the losers. (5:30)

جانوروں سے سبق

فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ ؕ قَالَ يٰوَيْلَتٰٓى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ سَوْءَةَ اَخِيْ ۚ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ۔ (مائدہ۔31)

پھر اللہ نے ایک کوّا بھیجا جو زمین کریدنے لگا تاکہ اسے دکھائے کہ وہ اپنے بھائی کی لاش کس طرح چھپائے، (یہ دیکھ کر) اس نے کہا: ہائے افسوس! کیا میں اس کوّے کی مانند بھی نہ ہو سکا کہ اپنے بھائی کی لاش چھپا دیتا، سو وہ پشیمان ہونے والوں میں سے ہو گیا۔ (مائدہ۔31)

Learning from animals

Then Allah sent a crow digging ˹a grave˺ in the ground ˹for a dead crow˺, in order to show him how to bury the disgrace of his brother. He cried, “Alas! Have I ˹even˺ failed to be like this crow and hide the body of my brother?” So, he became regretful. (5:31)

In Islam, regret for doing something wrong is essential for repentance. But in the case of Cain, his regret was not for killing his brother, but for failing to bury his corpse to hide the evidence of his crime. Therefore, his regret was not intended as a step towards repentance.

اسلام میں انسانی جان کی اہمیّت

نسل انسانی کی بقاء کا دائمی اصول

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۛ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ۔ (مائدہ۔32)

اسی وجہ سے بنی اسرائیل پر ہم نے یہ فرمان لکھ دیا تھا کہ "جس نے کسی انسان کو خون کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا اس نے گویا تمام انسانوں کو قتل کر دیا اور جس نے کسی کی جان بچائی اُس نے گویا تمام انسانوں کو زندگی بخش دی" مگر اُن کا حال یہ ہے کہ ہمارے رسول پے در پے ان کے پاس کھلی کھلی ہدایات لے کر آئے پھر بھی ان میں بکثرت لوگ زمین میں زیادتیاں کرنے والے ہیں۔

Sanctity of Human Life

That is why We ordained for the Children of Israel that whoever takes a life—unless as a punishment for murder or mischief in the land—it will be as if they killed all of humanity; and whoever saves a life, it will be as if they saved all of humanity. ˹Although˺ Our messengers already came to them with clear proofs, many of them still transgressed afterwards through the land. (5:31)

Although this is addressed to the Children of Israel, it is applicable to everyone at all times. If anyone saved one life, He actually saved the entire humanity. If anyone Killed one person, He actually killed or attacked the entire humanity.

دسواں رکوع: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ۔۔۔ (مائدہ۔27)

رکوع کے تفسیری موضوعات:

اللہ کا وسیلہ اور اس کی راہ میں جدوجہد، وسیلہ سے کیا مراد ہے؟ اللہ کا قرب اور اس کے وسیلہ کے ذرائع: تقویٰ، رجوع الی اللہ، اوامر ونواہی کی پابندی، تقویٰ قرب الٰہی کی بنیاد ہے، دعا وسیلہ: اذان کے بعد کی دعا، حضورؐ کیلئے مقام محمود کی دعا، دنیا بھر کی دولت بھی آخرت میں کام نہ آسکے گی (لیفتدو بہ۔۔۔ماتقبل منھم)، احکام جرم وسزا، سزا اور جزاء تقاضہ عدل ہے، سزاء کے نفاذ کی شرائط، توبہ اور اصلاح (فمن تاب من بعد ظلمہ واصلح۔۔۔انّ اللہ غفور الرّحیم)، عموماً لوگ سزا والی آیات تو پڑھتے ہیں مگر ان کے بعد توبہ اور اصلاح والی آیات کو نظر انداز کر دیتے ہیں، آسمانوں وزمین کے خزانوں کی مالک ہستی، دوسروں کے اعمال کی ذمہ داری آپ پر نہیں، رشوت خور منصفوں اور ججوں کو تنبیہ، جان بوجھ کر جھوٹے مقدمات سننے والے (سمّٰعون للکذب)، سحت یعنی

رشوت سے کیا مراد ہے؟پچھلی قوموں کی تباہی کی ایک وجہ رشوت خوری اور کرپشن، غیر مسلموں کے درمیان فیصلہ کرتے بھی انصاف کرو۔

اللہ کا قرب اور اس کی راہ میں جدوجہد

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْۤا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔(مائدہ۔27)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرو اور اُس کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرو اور اس کی راہ میں جدوجہد کرو، شاید کہ تمہیں کامیابی نصیب ہو جائے۔

Getting Closer to Allah

O believers! Be mindful of Allah and seek what brings you closer to Him and struggle in His Way, so you may be successful. (5:27)

People are urged to perform all deeds which might bring them close to God and enable them to please Him.

وسیلہ سے کیا مراد ہے؟

وسیلہ کے معنی ایسی چیز کے ہیں جو کسی مقصود کے حصول یا اس کے قرب کا ذریعہ ہو۔اللہ تعالی کی طرف وسیلہ تلاش کرو کا مطلب ہو گا کہ اللہ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرو، ایسے اعمال اختیار کرو جس سے تمہیں اللہ کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل ہو جائے۔

تقویٰ، قرب الٰہی، رجوع الی اللہ، اوامر و نواہی کی پابندی

حدیث: حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: وما يزال عبدي يتقرب إلي بالنوافل حتى أحبه۔ اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔(بخاری)

تقویٰ قرب الٰہی کی بنیاد ہے

اللہ تعالٰی کے اوامر و نواہی کا اہتمام کرنے کا نام تقویٰ ہے۔ایک بندہ مومن ساری زندگی رجوع الی اللہ کی کوشش کرتا رہتا ہے۔

ایک حدیث میں اس مقام محمود کو بھی وسیلہ کہا گیا ہے جو جنت میں نبی اکرم ﷺ کو عطا فرمایا جائے گا۔اسی لئے آپؐ نے فرمایا: جو اذان کے بعد میرے لئے یہ دعاء وسیلہ کرے گا وہ میری شفاعت کا مستحق ہو گا۔

اذان کے بعد کی دعا

اذان ختم ہونے کے بعد درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وَالصَّلاَةِ الْقَائِمَةِ، اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيلَةَ وَ الْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُودَ نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ، اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔

اے اللہ! اس پوری پکار کے رب اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد ﷺ کو وسیلہ عطا فرما (جو جنت کا ایک درجہ ہے)، اور ان کو فضیلت عطا فرما، اور ان کو مقام محمود پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔ بے شک تو وعدہ خلافی نہیں فرماتا ہے۔ (بخاری)

اس دعا کا اہتمام کرنے سے ان شاءاللہ آخرت میں رسول اللہؐ کی شفاعت کا مستحق ہو گا۔

احکام جرم و سزا

Crimes and Punishments in Islam

چوری کی سزا

سزا اور جزاء تقاضہ عدل ہے

توبہ اور اصلاح

فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ (مائدہ۔39)

جو شخص اپنے گناہ کے بعد توبہ کر لے اور اصلاح کر لے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لے گا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بہت در گزر کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

Repentance and Mending Ways

But whoever repents after their wrongdoing and mends their ways, Allah will surely turn to them in forgiveness. Indeed, Allah is All-Forgiving, Most Merciful.

آسمانوں زمین کے خزانوں کی مالک ہستی

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِؕ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ۔(مائدہ۔40)

کیا تجھے معلوم نہیں کہ آسمانوں اور زمین کی سلطنت اللہ ہی کے لیے ہے، وہ جسے چاہے عذاب دے اور جسے چاہے بخش دے، اور اللہ سب چیزوں پر قادر ہے۔المائدہ۔40

Do you not know that the Dominion of the Heavens and the Earth belongs to Allah ˹alone˺? He punishes whoever He wills and forgives whoever He wills. And Allah is Most Capable of everything. (5:40)

دوسروں کے اعمال کی ذمہ داری آپ پر نہیں

يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِى الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِاَ فْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ۔۔۔ (مائدہ۔41)

اے رسول! آپ ان لوگوں کے لئے غم نہ کیجئے جو کفر وانکار میں سبقت کر رہے ہیں، وہ لوگ جو اپنے منہ سے کہتے ہیں کہ ہم مومن ہیں حالانکہ ان کے دل مومن نہیں ہیں۔۔۔

O Messenger! do not be grieved by those who race to surpass one another in disbelief- those who say with their tongues ‘We believe,’ but have no faith in their hearts.... (5:41)

رشوت خور منصفوں اور ججوں کو تنبیہ

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَ كّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ۔۔۔ (مائدہ۔42)

یہ جھوٹ سننے والے اور حرام کے مال کھانے والے ہیں۔۔۔

Giving Verdicts for worldly gains

They eagerly listen to falsehood and consume forbidden gain. (5:42)

سَمّٰعُوْنَ کے ایک معنی ہیں دوسروں کی باتیں ماننے اور قبول کرنے کے لئے سننا۔ یہاں خاص طور پر ان منصفوں، مفتیوں اور ججوں کی طرف اشارہ ہے جو جھوٹی شہادتیں لے کر اور جھوٹی روددادیں سن کر ان لوگوں کے حق میں انصاف کے خلاف فیصلے کیا کرتے تھے جن سے انہیں رشوت پہنچ جاتی تھی یا جن کے ساتھ ان کے دنیاوی مفاد وابستہ ہوتے تھے۔

اَکّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ: سُحت کے لفظی معنی کسی چیز کو جڑ یعنی بنیاد سے کھود کر برباد کرنے کے ہیں۔ قرآن مجید میں اس جگہ لفظ سحت سے مراد رشوت ہے۔ رشوت کو سحت کہنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ نہ صرف لینے دینے والوں کو برباد کرتی ہے بلکہ پورے ملک وملت کی بنیاد کو تباہ کرنے والی ہے، جس ملک یا جس محکمہ میں رشوت چل جائے وہاں قانون معطل ہو کر رہ جاتا ہے

رشوت سے کیا مراد ہے؟

رشوت کی شرعی تعریف یہ ہے کہ جس کام کا معاوضہ لینا شرعاً درست نہ ہو اس کا معاوضہ لیا جائے، مثلاً جو کام کسی شخص کے فرائض منصبی میں داخل ہے اور اس کا پورا کرنا اس کی ڈیوٹی ہے اس پر کسی فریق سے معاوضہ لینا رشوت ہے۔ مثلاً جج کا کام ہے کہ انصاف کے مطابق مقدمہ کا فیصلہ کرے کیونکہ اس کام کی وہ تنخواہ لیتا ہے لیکن اگر اس مقصد کیلئے لوگوں سے رقم لیکر فیصلہ کرتا ہے تو یہ رشوت خوری میں آتا ہے۔ اگر وہ رشوت لیکر ناانصافی پر مبنی فیصلہ کرتا ہے تو یہ دوہرا گناہ ہے۔

غیر مسلموں کے درمیان فیصلہ کرتے ہوئے بھی انصاف کرو

وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ۔ (مائدہ۔42)

اور اگر تم ان کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل وانصاف کے ساتھ فیصلہ کرو، یقیناً عدل والوں کے ساتھ اللہ محبت رکھتا ہے۔

Justice for everyone

But if you judge between them, then do so with justice. Surely Allah loves those who are just. (5:42)

گیارہوں رکوع: اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ۔۔۔ (مائدہ۔44)

رکوع کے تفسیری موضوعات:

تورات اپنے دور کا حق تھی اور ذریعہ نور وہدایت تھی، ہر آسمانی کتاب اپنے وقت میں قابل اتباع تھی، تمام انبیاء ایک ہی دین کے پیروکار تھے، تمام انسانوں کے خون برابر، مرد وعورت کا خون برابر (انّ النفس بالنفس)، سزا سے متعلق زمانہ جاہلیت کی روایات، اللہ کی آیات یعنی دین کو نہ بیچو (ولا تشترو بایاتی ثمناً قلیلا) حکمرانوں یا لوگوں کی خوشنودی کیلئے اپنی مرضی کا دین نہ بناؤ،

آسمانی ہدایت اور تعلیمات پر عمل کرو، لوگوں کی نفسانی خواہشات کی پیروی نہ کرو(ولا تتبع اھواء ھم)، اپنے فیصلوں میں کتاب الٰہی کو معیار بناؤ،(و من لم یحکم بما انزل اللہ فاؤلئک ھم الفاسقون)، اختلاف شرائع کی حکمت: انسانی مزاج اور طبائع کا اختلاف، زمانے کا اختلاف، آسمانی ہدایت کا فائنل ورژن: قرآن مجید، شریعت اسلام: دائمی اور مستقل شریعت، اسلامک کوڈ آف پریکٹس، دین پر عمل کیلئے انسانوں پر جبر نہیں(ولو شاء اللہ لجعلکم امۃ واحدہ)آزمائش اسی میں ہے کہ لوگ اپنی مرضی سے ہدایت کے راستے یعنی صراط مستقیم پر چلیں، اچھے کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو(فاستبقوا الخیرات)، فیصلہ سازی میں ہمیشہ انصاف سے کام لو، جاہلانہ کلچر پر مبنی فیصلے نہ کرو(افحکم الجاہلیۃ یبغون)۔

تورات اپنے دور کا حق تھی اور ذریعہ نور وہدایت تھی

تمام انسانوں کے خون برابر

مرد اور عورت کا خون برابر ہے

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ۔۔۔ (مائدہ۔45)

اور ہم نے اس کتاب(تورات)میں ان پر فرض کر دیا تھا کہ جان کے بدلے جان۔۔۔

اس آیت کے عموم سے یہ بھی استدلال کیا گیا ہے کہ تمام انسانوں کے خون برابر ہیں۔اسی طرح مرد و عورت کا خون بھی برابر ہے۔

اسی طرح یہ بھی فقہی اصول ہے کہ اگر ایک جرم میں کئی افراد ملوث ہیں تو ان سب کو سزا ملے گی۔ حضرت عمر فاروق(رض) کے دور میں ایک قتل میں ملوث سات قاتلوں کو سزا ملی۔

اس آیت کا مدعا یہ ہے کہ جتنا ظلم کسی نے کسی پر کیا اتنا ہی بدلہ لینا دوسرے کے لئے جائز ہے اس سے زیادتی کرنا جائز نہیں۔ مگر اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ مجرم نے جس طریقے سے کسی کو قتل کیا اسی طریقے سے اس کو قتل کیا جائے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اصل قاتل یا مجرم کو ضرور انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے۔ یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ: قصاص لینے کا حق اگرچہ مقتول کے ورثاء کا ہے مگر باجماع امت ان کو اپنا یہ حق خود وصول کرنے کا اختیار نہیں بلکہ اس حق کو حاصل کرنے کے لئے عدالت یا حکومت کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے۔(بحوالہ قرطبیؒ)

ہمیشہ سزا کا اختیار قانونی اور عدالتی تقاضوں کو پورا کرنے کے بعد صرف مجاز قانونی عدالت یا اتھارٹی کو ہوتا ہے۔
کسی فرد یا گروہ کو اپنے طور پر مجرم کو سزا دینے کا قطعاً اختیار نہیں۔

There is no concept of mob justice in Islam.

سزا سے متعلق زمانہ جاہلیت کی روایات:

ہر آسمانی کتاب اپنے وقت میں قابل اتباع تھی

تورات اپنے دور کا حق تھی

تمام آسمانی کتابوں پر ایمان ضروری مگر اب قابل عمل کتاب قرآن

اپنے فیصلے کتاب الٰہی کے مطابق کرو

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ (مائدہ۔47)

اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہ اللہ کے نافرمان ہیں۔

Make Judgement according to Divine Guidance

And those who do not judge by what Allah has revealed are ˹his˺ disobedient. (5:47)

شریعت اسلام: دائمی اور مستقل شریعت

Islamic Code of Practice

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۭ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ۔(مائدہ۔48)

پس نیکیوں میں ایک دوسرے سے سبقت کرنے کی کوشش کرو۔ تم سب کا رجوع اللہ ہی کی طرف ہے، پھر وہ تمہیں ہر وہ چیز بتا دے گا جس میں تم اختلاف کرتے رہتے ہو۔

So compete with one another in doing good. To Allah you will all return, then He will inform you ˹of the truth˺ regarding your differences. (5:48)

فیصلہ سازی میں ہمیشہ انصاف سے کام لو

قرآن کے مطابق چلو اور اپنی خواہشات کی پیروی نہ کرو

جاہلانہ کلچر اور روایات پر مبنی فیصلے نہ کرو

اَفَحُکْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَؕ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ۔ (مائدہ۔50)

(اگر یہ اللہ کے احکام سے منہ موڑتے ہیں) تو کیا پھر جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں؟ حالانکہ جو لوگ اللہ پر یقین رکھتے ہیں ان کے نزدیک اللہ سے بہتر فیصلہ کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

Judgements based on Pre-Islamic Culture

Is it the judgment of ˹pre-Islamic˺ ignorance they seek? Who could be a better judge than Allah for people of sure faith? (5:50)

بارہواں رکوع: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰۤى۔۔۔(مائدہ۔51)

رکوع کے تفسیری موضوعات:

دوستی اور محبت کے اصول، دشمنان اسلام سے دوستی اور موالات نہ رکھو، دین کی توہین اور مذاق اڑانے والوں کو دوست نہ بناؤ، ظالموں کو عموماً ہدایت نصیب نہیں ہوتی (انّ اللہ لا یھدی القوم الظالمین)، اخلاص کے بغیر کئے گئے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں (حبطت اعمالھم)، فتنہ ارتداد: جو دین سے پھرتا ہے اپنا ہی نقصان کرتا ہے، اللہ کے محبوب لوگوں کی صفات (یحبھم و یحبونہ)، اہل ایمان کی خاص صفت: ولا یخافون لومۃ لائم، اللہ کے دو صفاتی نام: واسع، علیم، تمہارا ولی اور رفیق خاص کون؟ (اللہ ولیکم اللہ ورسولہ۔۔)، اللہ کی جماعت یعنی اللہ والوں کی نشاندہی (فانّ حزب اللہ ھم الغالبون)۔

دوستی اور محبت کا معیار اور اصول

دشمنان اسلام سے دوستی اور موالات نہ رکھو

دین کی توہین اور مذاق اڑانے والوں کو دوست نہ بناؤ

بلاشبہ اسلام کی تعلیمات یہی ہیں کہ مسلمانوں کو غیر مسلموں سے دوستی، تعلق رکھنے کی اصولی اجازت ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم اپنے مذہبی اصول وعقائد دوستی اور محبت پر قربان کردیں۔ جب بھی مذہبی رواداری کی بات ہوگی تو وہ اسلامی عقائد پر سمجھوتہ کئے بغیر ہوگی،لکم دینکم ولی دین، لنا اعمالنا ولکم اعمالکم کے اصول پر ہوگی۔

برے دوستوں سے بالکل قطع تعلق اور رابطہ چھوڑ دینا بھی ٹھیک نہیں۔ دعوت دین کی نیت کے ساتھ علیک سلیک برقرار رکھی جائے۔ اور حکمت کے ساتھ ان کی اصلاح کی کوشش جاری رکھی جائے۔

اخلاص کے بغیر کئے گئے اعمال ضائع ہوجاتے ہیں

جو کچھ ان منافقین نے اسلام کی پیروی میں کیا، نمازیں پڑھیں، روزے رکھے، زکوۃ دی، جہاد میں شریک ہوئے، قوانین اسلام کی اطاعت کی، یہ سب کچھ اس بنا پر ضائع ہوگیا کہ ان کے دلوں میں اسلام کے لیے خلوص نہیں تھا۔

فتنہ ارتداد: جو دین سے پھرتا ہے وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے

تیرھواں رکوع:یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَکُمْ ھُزُوًا۔۔۔ (مائدہ۔57)

رکوع کے تفسیری موضوعات:

دین کی توہین کرنے والوں سے دوستی نہ رکھو،اسلامی شعائر کا مذاق اڑانے والے،دین کو کھیل، تماشہ نہ بناؤ(لاتتخذو الذین اتخذو دینکم ھزواً و لعباً)،اذان کا مذاق اڑانے والے(واذا نادیتم الی الصلوٰۃ اتّخذوھا ھزواً و لعباً)،اہل کتاب کے اعتراضات کی وجوہات، منافقین کے ایمان کی حیثیت، گناہوں میں متحرک لوگ(یسارعون فی الاثم) گناہوں کی عادت بنانے والے،، نیکیوں میں متحرک لوگ(یسارعون فی الخیرات)، نیکیوں کی عادت بنانے والے، فسق وفجور پر علماء کی خاموشی بہت بڑی غفلت ہے(لولا ینھٰھم الربانیون والاحبار عن قولھم الاثم و کلھم السحت)،اللہ وسعت اور کشادگی عطا کرنے والا ہے(بل یدٰہ مبسوطتٰن ینفق کیف یشاء)،اللہ فسادیوں کو پسند نہیں کرتا(واللہ لایحب المفسدین)،اقامت دین کی برکات(لاکلو من فوقھم ومن تحت ارجلھم)۔

اسلامی شعائر کا مذاق اڑانے والے

اذان کا مذاق اڑانے والے

وَ اِذَا نَادَیْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ۔ (مائدہ۔58)

اور جب تم لوگ نماز کے لیے اذان دیتے ہو تو یہ اس کا بھی مذاق اڑاتے ہیں۔ یہ اس لئے کہ یہ (دین کی) سمجھ نہیں رکھتے۔

Skeptical about Islamic practices

When you call to prayer, they mock it in amusement. This is because they are a people without understanding. (5:58)

منافقین کے ایمان کی حیثیت

The reality of hypocrites

فسق وفجور پر علماء کی خاموشی

لَوْلَا یَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِیُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا یَصْنَعُوْنَ۔ (مائدہ۔63)

بھلا ان کے مشائخ اور علماء انہیں گناہ کی باتوں اور حرام کھانے سے منع کیوں نہیں کرتے؟ بلاشبہ وہ بھی (برائی کے خلاف آواز بلند نہ کرکے) برا کرتے ہیں۔

Duty of Scholars: Don't be quiet against evil!

Why do their scholars and jurists not forbid them from saying what is sinful and consuming what is unlawful? Evil indeed is their inaction! (5:64)

یہ علماء ومشائخ دین اور عباد وزہاد پر تنقید ہے کہ عوام کی اکثریت تمہارے سامنے بدکاری اور حرام خوری کا ارتکاب کرتی ہے لیکن تم انہیں منع نہیں کرتے ایسے حالات میں تمہاری یہ خاموشی بہت بڑا جرم ہے۔

ایک صحت مند معاشرے کی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ اس میں اچھائی کا فروغ اور برائی سے نفرت فطری طور پر موجود ہوتی ہے۔ اس میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جن کا مشن نیکی کا پھیلاؤ اور برائی کی روک تھام ہوتا ہے۔

اللہ وسعت اور کشادگی عطا کرنے والا ہے

بَلْ یَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ یُنْفِقُ كَیْفَ یَشَآءُ۔۔۔ (مائدہ۔64)

اللہ کے ہاتھ تو کشادہ ہیں، عطا فرماتا ہے جیسے چاہے۔۔۔

Allah is open-handed, gives freely as He pleases.

حدیث: حدیث میں بھی ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کا دایاں ہاتھ بھرا ہوا ہے، رات دن خرچ کرتا ہے لیکن کوئی کمی نہیں آتی، ذرا دیکھو تو، جب سے آسمان و زمین اس نے پیدا کئے ہیں وہ خرچ کر رہا ہے لیکن اس کے ہاتھ کے خزانے میں کمی نہیں آئی۔

اقامت دین کی برکات

وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَ كَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ۔ (مائدہ۔66)

کاش انہوں نے توراۃ اور انجیل اور اُن دوسری کتابوں کو قائم کیا ہوتا جو ان کے رب کی طرف سے ان کے پاس بھیجی گئی تھیں تو (انہیں مالی وسائل کی اس قدر وسعت عطا ہو جاتی کہ) وہ اپنے اوپر سے بھی اور اپنے نیچے سے بھی رزق کھاتے (مگر رزق ختم نہ ہوتا)۔ ان میں سے ایک گروہ میانہ رو (یعنی اعتدال پسند ہے)، اور ان میں سے اکثر لوگ برے اعمال انجام دے رہے ہیں۔

Blessings of implementing Divine Guidance

And had they observed the Torah, the Gospel, and what has been revealed to them from their Lord, they would have been overwhelmed with provisions from above and below. Some among them are upright, yet many do nothing but sins. (5:66)

چودھواں رکوع: يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ۔۔۔ (مائدہ-67)

رکوع کے تفسیری موضوعات:

فریضہ دعوت و تبلیغ کی اہمیت، اللہ کا پیغام انسانیت تک پہنچاؤ (بلّغ ما انزل الیک من ربک)، اللہ نے اپنے نبی کی حفاظت فرمائی (واللہ یعصمک من النّاس)، آپؐ کے خلاف سازشیں، کفر و سرکشی میں اضافہ، ہر امّت کے سچے ایماندار اللہ کے ہاں ضرور اجر پائیں گے، خود ساختہ معبود بنانا گناہ عظیم ہے، معبود حقیقی ایک ہی ہے یعنی اللہ ربّ العالمین، توبہ اور استغفار (افلا یتوبون الی اللہ ویستغفرونہ)، عیسیٰؑ صرف اللہ کے رسول تھے، نفع و نقصان کی مالک ہستی: اللہ ربّ العالمین، دین میں غلو اور انتہا

پسندی سے بچو، مذہبی انتہا پسندی، عقیدت کا غلو، اعمال کا غلو، دینی گفتگو میں مبالغہ آرائی (لاتغلوفی دینکم غیر الحق)۔ گمراہ کن لوگوں کی پیروی نہ کرو۔

فریضہ دعوت و تبلیغ کی اہمیت

اللہ کا پیغام انسانیت تک پہنچاؤ

يٰاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ۔ (مائدہ۔67)

اے رسولؐ! جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر (دینی احکامات) اتارے گئے وہ لوگوں تک پہنچادو اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو گویا اس کے پیغام کو نہیں پہنچایا اور اللہ آپ کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا کہ اللہ منکروں کو ہدایت نہیں دیتا۔۔المائدۃ۔67

O Messenger! Convey everything revealed to you from your Lord. If you do not, then you have not conveyed His message. Allah will ˹certainly˺ safeguard you from the people. Indeed, Allah does not guide the people who disbelieve. (5:67)

حدیث: حجۃ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ نے صحابہ کے ایک لاکھ سے زیادہ کے مجمع میں فرمایا تھا کہ: تم میرے بارے میں کیا کہو گے؟ انہوں نے کہا کہ ہم گواہی دیں گے کہ آپؐ نے اللہ کا پیغام پہنچایا اور اس کے پہنچانے کا حق ادا کر دیا۔ اس پر آپؐ نے آسمان کی طرف انگلی کا اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اَللّٰھُمَّ فَاشْھَدْ۔۔۔یعنی اے اللہ! میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا، تم گواہ رہو۔ (مسلم۔کتاب الحج)

غائبین میں وہ لوگ بھی داخل ہیں جو اس وقت دنیا میں موجود تھے، مگر مجمع میں حاضر نہ تھے۔ اور وہ لوگ بھی داخل ہیں جو ابھی پیدا نہیں ہوئے، ان کو پیغام پہنچانے کا طریقہ دعوت و تبلیغ تھا جس کو حضرات صحابہؓ و تابعینؒ نے پوری کوشش سے انجام دیا۔ اور یہ فریضہ دعوت دین امت مسلمہ پر انفرادی اور اجتماعی دونوں صورتوں پر حسب استطاعت اور حکمت کے ساتھ ہر دور میں اور ہر جگہ فرض قرار دیا گیا۔

توبہ اور استغفار

اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ (مائدہ۔74)

یہ لوگ اللہ کی بارگاہ میں توبہ اور استغفار کیوں نہیں کرتے جب کہ اللہ بہت بخشنے والا اور مہربان ہے۔

Repentance and Seeking forgiveness!

Will they not turn to Allah in repentance and seek His forgiveness? And Allah is All-Forgiving, Most Merciful. (5:74)

دین میں غلو اور انتہا پسندی سے بچو

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِىْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ۔ (مائدہ۔77)

کہو،اے اہل کتاب !اپنے دین میں ناحق غلو نہ کرو اور اُن لوگوں کے تخیلات کی پیروی نہ کرو جو تم سے پہلے خود گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا،اور اور سیدھی راہ سے دور ہو گئے۔

Don’t exceed limits in religious practices!

Say, “O People of the Book! Do not go to extremes in your faith beyond the truth, nor follow the vain desires of those who went astray before ⌈you⌉. They misled many and strayed from the Right Way.” (5:77)

چھٹے پارے کا آخری رکوع:لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ۔۔۔ (مائدہ۔78)

رکوع کے تفسیری موضوعات:

اللہ کی رحمت سے دوری کے اسباب:ذٰلک بما عصوّا وکانو یعتدون۔عصیان،فرائض وواجبات کا ترک، محرمات کا ارتکاب،دین میں غلو،مبالغہ آرائی اور انتہا پسندی،بدعات، ظلم و زیادتی، سرکشی،نافرمانی۔فریضہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے غفلت:کانو لا یتناھون عن منکر فعلوہ۔۔انہوں نے ایک دوسرے کو برے کاموں سے روکنا چھوڑ دیا تھا،

فرائضہ دعوت و تبلیغ سے غفلت سوسائٹی کو بے دین کر دیتا ہے، بعض مذاہب کے لوگوں کی اسلام دشمنی اور بعض کی اسلام دوستی کا ذکر، بعض اہل کتاب کی حق پرستی کی تعریف، نجاشی کے بارے میں آیات، مدینہ میں عیسائی وفد کی آمد، نبی اکرمؐ کی زبانی قرآن سنا، رقت طاری، دل نرم، ندامت کے آنسو، قرآن میں دوسرے مذاہب کے اچھے لوگوں کی تعریف۔

اللہ کی رحمت سے دوری کے اسباب: دین میں غلو، سرکشی اور نافرمانی

لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۭذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ۔ (مائدہ۔78)

بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی اُن پر داؤدؑ اور عیسیٰؑ ابن مریمؑ کی زبان سے لعنت کی گئی کیونکہ وہ سرکش ہو گئے تھے اور زیادتیاں کرنے لگے تھے۔

Deprivation from Allah's mercy

Those Children of Israel who defied [God] were rejected through the words of David, and Jesus, son of Mary, because they disobeyed, they persistently overstepped the limits. (5:78)

اس آیت میں اللہ کی رحمت سے دوری کے اسباب بیان کئے گئے ہیں:

1۔ عصیان: یعنی واجبات کا ترک اور محرمات کا ارتکاب کر کے انہوں نے اللہ کی نافرمانی کی۔

2۔ دین میں غلو اور انتہا پسندی۔

3۔ اس کے علاوہ انہوں نے بدعات ایجاد کر کے بھی حد سے تجاوز کیا۔

4۔ ظلم و زیادتی

5۔ سرکشی

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

آخری رکوع میں پچھلی قوموں کی گمراہی اور اللہ کی رحمت سے دوری کا ایک سبب یہ بتایا گیا کہ گناہ ہوتے رہتے تھے مگر روکنے والا (نھی عن المنکر کرنے والا) کوئی نہیں ہوتا تھا:

كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ؕلَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ۔ (مائدہ۔79)

اُنہوں نے ایک دوسرے کو برے کاموں سے روکنا چھوڑ دیا تھا، برا طرز عمل تھا جو اُنہوں نے اختیار کیا۔

They did not forbid one another from doing evil.

اس آیت کا مدعا یہ ہے کہ فریضہ دعوت و تبلیغ اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے غفلت سوسائٹی کو بے دین کر دیتا ہے۔

حدیث: ایک حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے **پہلا گناہ** جو بنی اسرائیل میں داخل ہوا یہ تھا کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کو برائی کرتے ہوئے دیکھتا تو کہتا، اللہ سے ڈر اور یہ برائی چھوڑ دے، یہ تیرے لیے جائز نہیں۔ لیکن دوسرے روز پھر اسی کے ساتھ اسے کھانے پینے اور اٹھنے بیٹھنے میں کوئی عار یا شرم محسوس نہ ہوتی، (یعنی اس کا ہم نوالہ، ہم پیالہ وہم نشین بن جاتا)۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان آپس میں عداوت ڈال دی اور وہ لعنت الٰہی کے مستحق قرار پائے (یعنی رحمت الٰہی سے دور کر دیئے گئے)۔ پھر فرمایا کہ اللہ کی قسم! تم ضرور لوگوں کو نیکی کا حکم دیا کرو اور برائی سے روکا کرو، ظالم کا ہاتھ پکڑ لیا کرو، ورنہ تمہارا بھی یہی حال ہوگا۔

حدیث: ایک دوسری روایت میں **امر بالمعروف و نہی عن المنکر** کے فریضے کے ترک پر یہ **وعید** سنائی گئی ہے کہ تم عذاب الٰہی کے مستحق بن جاؤ گے پھر تم اللہ سے **دعائیں** بھی مانگو گے تو قبول نہیں ہوں گی۔ (مسند احمد)

نجاشی کے بارے میں آیات

بعض اہل کتاب کی حق پرستی

وَلَتَجِدَنَّ اَ قْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ؕذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ۔ (مائدہ۔82)

اور ایمان لانے والوں کے لیے دوستی میں قریب تر اُن لوگوں کو پاؤ گے جنہوں نے کہا تھا کہ ہم نصاریٰ ہیں یہ اِس وجہ سے کہ ان میں عبادت گزار عالم اور تارک الدنیا عابد پائے جاتے ہیں اور اُن میں غرور نفس نہیں ہے۔

...and you will find the nearest of them in affection to the believers those who say, we are *Nasara* (Christians). That is because among them are priests and monks and because they are not arrogant. (5:82)

یہ آیت اوراس کے بعد کی چار آیتیں نجاشی اوران کے ساتھیوں کے بارے میں اتری ہیں۔جب ان کے سامنے حبشہ کے ملک میں حضرت جعفر بن ابو طالب نے قرآن کریم پڑھا تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اوران کی داڑھیاں تر ہو گئیں۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ یہ آیتیں اس عیسائی وفد کے بارے میں نازل ہوئی ہیں جسے نجاشی نے حضور ﷺ کی خدمت میں بھیجا تھا کہ وہ آپ سے ملیں،حاضر خدمت ہو کر آپ کے حالات وصفات دیکھیں اور آپ کا کلام سنیں۔جب یہ آئے ،آپؐ سے ملے اور آپ کی زبان مبارک سے قرآن کریم سنا توان کے دل نرم ہو گئے،ندامت کے آنسو بہائے اور اسلام قبول کیا اور واپس جا کر نجاشی سے سارا حال بیان کیا تو وہ بھی اسلام قبول کرنے پر رضامند ہو گیا۔روایات میں یہ بھی آتا ہے کہ نجاشی نے اسلام قبول کر لیا تھا۔دوسری صحیح روایات سے یہ بھی ثابت ہے کہ نجاشی فوت ہوئے تو حضورؐ نے صحابہ کرام کو ان کے انتقال کی خبر دی اوران کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی۔

قرآن میں ایک اور جگہ ارشاد ہے:وَجَعَلْنَا فِي قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً۔یعنی ہم نے حضرت عیسیٰؑ کے (سچّے)فرمانبرداروں میں نرمی اور رحم دلی ڈال دی ہے۔(سورہ حدید۔27)

امام ابن جریرؒ کا قول ان سب اقوال سے جامع ہے۔وہ فرماتے ہیں کہ یہ آیتیں ان تمام (غیر مسلم)لوگوں کے بارے میں ہیں جن میں یہ اوصاف ہوں (مثلاً اسلام دوستی، مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی،نرمی،رحمت)خواہ وہ حبشہ کے ہوں یا کہیں کے۔(بحوالہ ابن کثیرؒ)

اس نکتہ یعنی دوسرے مذاہب کے اچھے لوگوں کی تعریف اگلے پارے کے شروع میں بھی بیان کی گئی ہے۔

خلاصہ قرآن پر اپنی قیمتی تجاویز،آرا،اور تبصروں سے ضرور آگاہ فرمائیں

For Feedback, Comments and Suggestions Please Contact:
Mobile: +44 785 3099 327
Email: info@hafizsajjad.com

www.hafizsajjad.com

For Feedback, Comments and Suggestions Please Contact:

Mobile: +44 785 3099 327
Email: hafizmsajjad@gmail.com